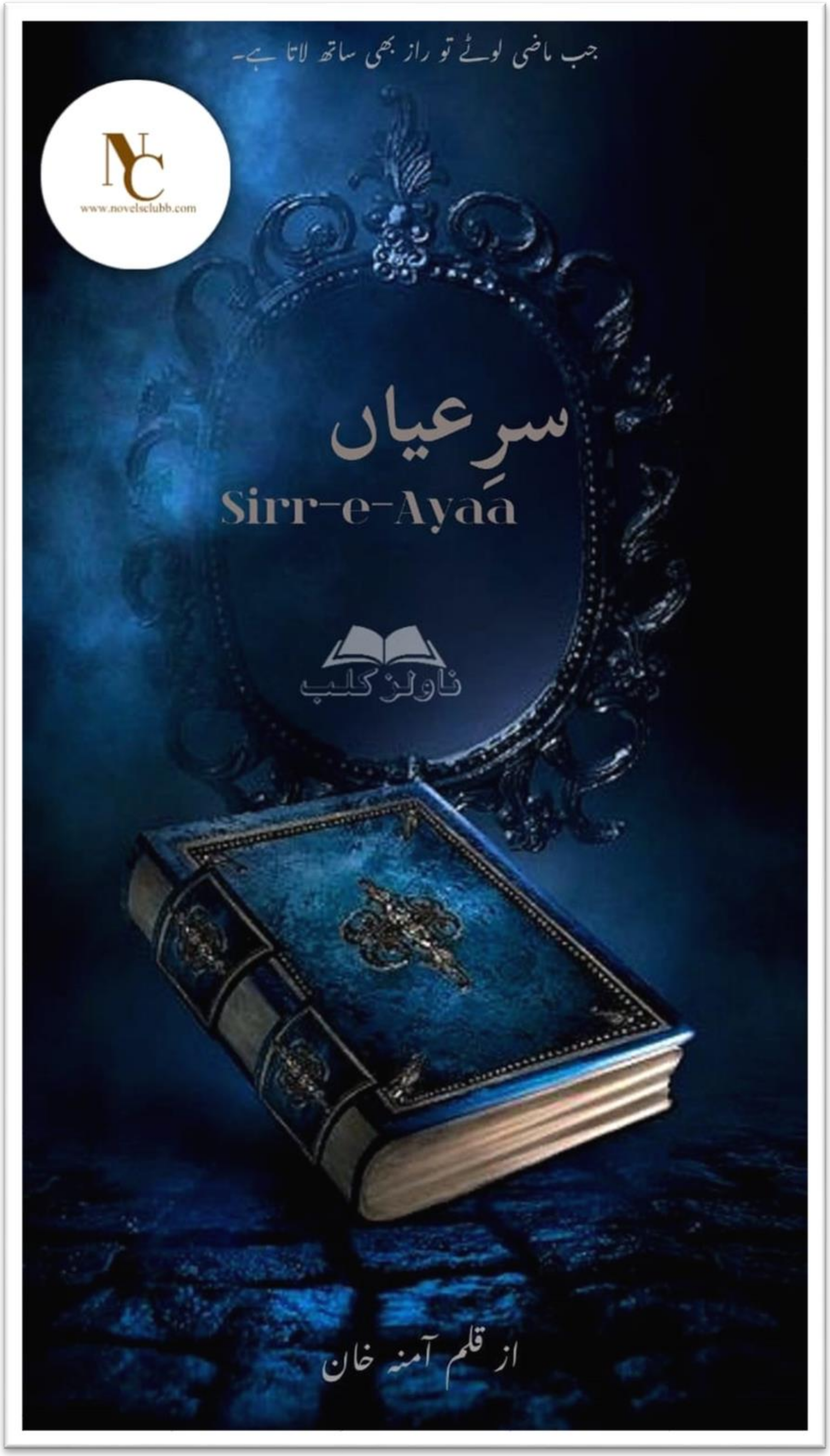

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

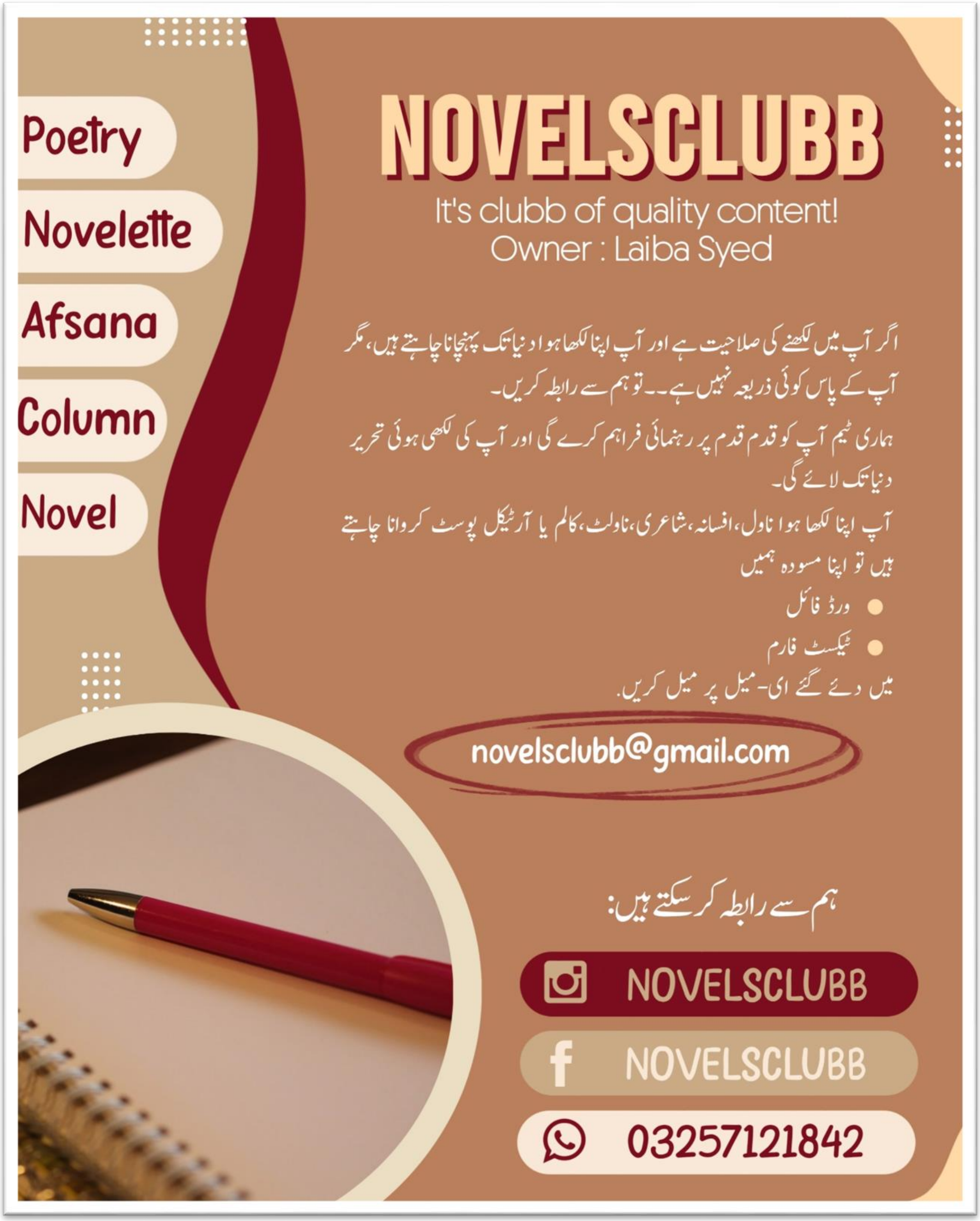
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سرِ عیاں

از قلم

آمنہ خان

www.novelsclubb.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہؐ کے نام جو رحم کرنے والا ہے۔

سرِ عیاں

پہلی قسط۔

کہانی کا آغاز آفس کی راہداری سے ہوتا ہے. وہ مار بل کے فرش پر اپنی ہیل کی آواز پیدا کیے پر عتماد انداز سے چلتی اپنے روم کی جانب بڑھ رہی تھی. اپنی نشستوں پر بیٹھے لوگ کھڑے ہو کر اسے سلام کر رہے تھے جس کا جواب وہ سر کو ہلکی سی جنبش دے کر دے رہی تھی. چہرے پر نرم گرم سی مسکراہٹ سجی تھی۔اس نے اس وقت سیاہ کھلے پائنچوں والی پینٹ کے اوپر ٹک ان سیاہ شرٹ جس کی آستینوں کے کفس اس نے کوہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے پہنی ہوئی تھی۔اس کے اوپر سیاہ ہی گھٹنوں تک آتا کوٹ تھا جو فی الحال اس کی اسسٹنٹ کے ہاتھ میں تھا۔ اس کو دیکھ کے ایسا لگتا تھا جیسے اسے سیاہ رنگ کچھ زیادہ پسند ہے۔

www.novelsclubb.com

سیاہ ہیل کی آواز پیدا کرتے ہوئے آفس روم کے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے اس نے دروازا کھولا تھا۔اس کا آفس روم کافی خوبصورت اور وسیع تھا۔اندر آتے ہی سامنے رولنگ چیئر، میز اور اس پر ضرورت کی چیزیں جیسے لیپ ٹاپ، پین ہولڈر، پیپر ویٹ،اور دیگر چیزیں رکھی تھیں۔چیئر کے پیچھے والی پوری دیوار چھت تا فرش گلاس ونڈو کی تھی جس کی وجہ سے پورے کمرے میں روشنی کے ساتھ اونچی اونچی بلڈ نگز اور اسلام آباد کا خوبصورت نظارہ نمایاں تھا۔دائیں جانب کونے میں سرمئی رنگ کے لیدر کے دو سنگل اور ایک بڑا صوفہ موجود تھا۔صوفوں کے سامنے لیدر کی ہی چھوٹی کوزی اور خوبصورت سی میز تھی جس پر میگزین رکھی تھیں۔بائیں دیوار پر ایک بڑا ایک شیلف موجود تھا جہاں طرح طرح کی کتابیں موجود تھیں۔

"میرا آج کا شیڈیول؟"اس نے سنجیدگی سے اپنی اسسٹنٹ ماہا سے پوچھا جو کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔وہ اب اپنی پاور سیٹ پر بیٹھے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"آج آپکی بس ایک ہی میٹنگ ہے مالک صاحب کے ساتھ۔"اس نے فوراً جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"ہوں ٹھیک۔ پریزنٹیشن کی تیاری پوری ہے نا؟ یہ پروجیکٹ ہر حال میں مجھے چاہیے، اس ڈیل کو میں ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی۔" وہی مخصوص سنجیدہ انداز۔

"جی پوری تیاری ہے۔ ہر چیز اسی طریقے سے ہو گی جیسا آپ چاہتی ہیں لیکن وہاں... " اسنے ڈرامیٹک وقفہ دیا جس پر اسے ایک زبردست گھوری مقابل کی طرف سے ملی تو وہ گڑبڑا کر بولی

"وہ وہاں پر وہ... رریان صاحب بھی ہونگے اپنی ٹیم کے ساتھ، انکی بھی آج ہی میٹنگ تھی تو مالک صاحب کے کہنے پر سیما (مالک صاحب کی اسسٹنٹ) نے دونوں میٹنگز ساتھ رکھ لیں۔ یہ پروجیکٹ کسے ملے گا اس کا فیصلہ بھی مالک صاحب آج ہی کر دیں گے۔" اس نے ایک ہی سانس میں آنکھیں بند کیے بری خبر (سامنے بیٹھی لڑکی کے حساب سے) سنادی اور آنکھیں کھولیں تو حیران رہ گئی کیوں کے اس کے لبوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔ ماہا کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

''آپ مسکرا رہی ہیں؟ آپ کو غصہ نہیں آرہا؟ اسنے حیرانی سے پوچھا تو وہ مزید مسکرا دی''۔

''پہلی بار ماہا... پہلی بار مجھے اس کی موجودگی بری نہیں لگے گی، جانتی ہو کیوں؟''اس نے رولنگ چیئر گھوماتے ہوئے ماہا سے پوچھا تو اس نے نا سمجھی سے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں کے میں اسکی شکل دیکھنا چاہتی ہوں، تب جب مالک صاحب کہیں گے کہ دس ڈیل ہیزون بائے سیرینا ریاض خان۔" اسنے مزے سے بولا اور اپنی چیئر سے اٹھتے ہوئے اپنے آفس روم کی فرش تا چھت والی وسیع کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی۔

''سیرینا میم اگر ہمیں یہ ڈیل نہیں۔۔۔''اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی سیرینا ایک جھٹکے سے پلٹی اور گھور کر اسے دیکھتے ہوئے چلتی ہوئی اسکے سامنے آئی۔

''میری بات کان کھول کر سن لو ماہا! مجھے کسی قسم کی کوتاہی نہیں پسند۔ اس پروجیکٹ پر میں ایک سال سے محنت کر رہی ہوں اور اگر اس پروجیکٹ پر تم لوگوں کی غفلت کی وجہ سے

www.novelsclubb.com

کوئی بھی اثر پڑا تو تم لوگوں کا وہ دن اس کمپنی میں آخری ہو گا، سمجھ آئی میری بات؟" وہ غصے بھرے لہجے میں بولی تو ماہا گہرا سانس لیتے ہوئے بولی۔

"رینا میری جان تمھیں ہر فیصلے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ جتنی محنت ہم کر رہے ہیں اتنی ہی ریان کی ٹیم اور وہ خود بھی کر رہا ہو گا۔ کیا پتا انہوں نے ہم سے زیادہ اچھی پریزنٹیشن بنائی ہو۔ دیکھو میں یہ نہیں کہہ رہی ہوں کہ ہمیں یہ ڈیل نہیں ملے گی، انشااللہ ہمیں ملے گی لیکن اگر۔۔۔ اگر انہیں یہ ڈیل ملی تو تمہیں غصہ نہیں کرنا بلکہ آگے بہت سی ڈیلز جو ہمارا انتظار کر رہی ہیں ان کے لیے محنت کرنی ہے، سمجھی؟" اس نے اپنے اسسٹنٹ والے روپ سے نکل کر اسے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

اصل میں ماہا سیرینا کی بچپن کی دوست تھی۔ وہ دونوں بچپن سے ساتھ پڑھتی آ رہی تھیں اور پھر سیرینا کی سر توڑ فرمائش پر وہ سیرینا کی اسسٹنٹ بن گئی۔ ماہا کا تعلق ایک چھوٹے طبقے سے تھا۔ اس کی ماں کے علاوہ اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا۔ یہ کمپنی سیرینا کے بابا کی تھی اور وہ

سیرینا کے کام کرنے کے طریقے سے متاثر ہونے کے بعد کمپنی اس کے حوالے کر کے خود سکون سے گھر میں بیٹھ گئے۔ سیرینا اس کی بات سن کر مزید غصے سے اسے دیکھ کر بولی۔

"دیکھو میری بات سنو۔۔۔ میں یہ تو نہیں کہہ رہی کہ ان لوگوں نے محنت نہیں کی، میں صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ ریان کے بچے کو یہ ڈیل نہیں ملنی چاہیے۔ اسے اس ڈیل میں کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن جیسے ہی اسے یہ پتا چلا کہ میری یعنی اس کی کمپیٹیٹر کی اس پروجیکٹ میں دلچسپی ہے تو اس نے بھی اس پروجیکٹ کو لینے کے لیے کہہ دیا، کیا یہ غلط نہیں ہے؟" وہ غصے سے نون اسٹاپ کہتی عادت سے مجبور ادھر سے ادھر چکر لگانے لگی۔ سیرینا کا یہ روپ آفس میں صرف ماہا کے سامنے تھا۔ ماہا اپنا سر پیٹتی ہوئی اس کے راستے میں آ کے کھڑی ہوئی اور دونوں کندھوں سے اسے پکڑ کر آفس روم میں رکھے صوفوں میں سے ایک پر بٹھایا اور اسکے سامنے ایک گھٹنے کے سہارے بیٹھتے ہوئے اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔

"دیکھو رینا! جب سے اس پروجیکٹ کو اس نے لینے کے لیے کہا ہے تم یہ کہتی آ رہی ہو کے اس نے تمہاری وجہ سے بیچ میں ٹانگ اڑائی ہے۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اسے بھی اس

پروجیکٹ میں اتنی ہی دلچسپی ہو جتنی تمہیں ہے۔ہر وقت اس کے بارے میں برا کیوں سوچتی ہو؟میں مانتی ہوں کے وہ ہمارا کمپیٹیٹر ہے لیکن اتنا فضول سوچنے کا ٹائم تو اسکے پاس بھی نہیں ہوگا جتنا تمہارے پاس اسکے بارے میں سوچنے کے لیے ہیں۔مجھ سے وعدہ کرو اگر تمھیں یہ پروجیکٹ نہیں ملا تو اس کے بارے میں سوچ سوچ کر اپنا بلڈ پریشر نہیں بڑھاؤ گی۔" ماہا نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں اسے سمجھایا۔انکی دوستی میں ہمیشہ سے سمجھانے والی ماہا اور کام خراب کرنے والی سیرینا رہی تھی۔

"اچھا میں سمجھ گئی ہوں۔تم زیادہ اماں نہ بنا کرو میری۔مجھے پتا ہے کب کیا کرنا ہے۔ہمیشہ اپنے کریکٹر سے باہر آنا ضروری نہیں ہے۔جاؤ کام کرو اپنا اور کافی بھجوادو میرے لیے۔" سیرینا سکون سے کہتی اٹھی اور اپنی چیئر پر جا کر بیٹھ گئی۔ماہا نے حیران ہو کر اسے دیکھا جو اتنی آسانی سے مان گئی تھی۔

"میں خواب تو نہیں دیکھ رہی۔یہ اتنی جلدی کیسے مان گئی؟دال میں ضرور کچھ کالا ہے۔یا اللہ اسکے دماغ میں کچھ خرافات نہ آیا ہو پلیز۔" وہ خود سے بڑبڑاتی ہوئی روم سے نکل گئی۔اسکے

جاتے ہی سیرینا جو خود کو مصروف دکھانے کے لیے فائل کے پیپرز کو غور سے دیکھ رہی تھی اس کے جاتے ہی دروازے کو دیکھتی ہوئی مسکرا دی، جانتی تھی وہ کیا بڑبڑا رہی ہو گی۔

••••••••••••••••••••

فروری کا مہینہ چل رہا تھا اور اسلام آباد کا موسم بہت خوشگوار اور ٹھنڈا تھا۔ کبھی ٹھنڈی ہوائیں تو کبھی بارش ہوتی رہتی تھی۔ سردی اتنی تھی مانو دسمبر چل رہا ہو۔ ابھی بھی یخ بستہ ہوا ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔

وہ اس وقت ایک ریسٹورنٹ میں کسی کے ساتھ بیٹھا بریک فاسٹ کر رہا تھا۔ آس پاس زیادہ رش نہیں تھا۔ یہ ایک نفیس اور کشادہ جگہ پر بنا ہوا ریسٹورنٹ تھا۔ لکڑی کی کرسیاں اور میزیں جن پر سفید رنگ کی چادر بچھی تھی۔ میزوں کے بیچ میں آرٹیفشل فلاورز کے ساتھ سینٹڈ کینڈلز موجود تھیں۔ ان کی میز پر اس وقت ہاف فرائی ایگز اور سوسیجز رکھے تھے جن کے ساتھ گرلڈ بریڈ اور کافی کے دو کپ تھے۔ وہ دونوں کھانے میں ایسے محو تھے جیسے کافی عرصے بعد ناشتہ کر رہے ہوں۔ خاموشی جب چبھنے کو آئی تو سامنے والے کی زبان کو کھجلی ہوئی۔

"ویسے ریان! یار مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی، جب تو اس سے اتنی نفرت کرتا ہے تو پھر ایسے کام کرتا ہی کیوں ہے کے وہ تجھے نہ بھولے؟" اس نے بہت ضروری سوال پوچھا تھا جس کا اسے کب سے جواب چاہیے تھا لیکن جب بھی پوچھتا تھا ریان بات کو گول کر جاتا تھا۔ اس کا سوال سننے کے بعد ریان کے چوڑے ماتھے پر لاتعداد بل نمودار ہوئے تھے۔ چہرے پر ناگواری بکھر گئی۔

"ہر وقت ایک ہی سوال پوچھنا اپنے دھندے میں شامل کر لیا ہے کیا؟ اور تجھ سے کس نے کہا کے میں اس سے نفرت کرتا ہوں؟" اسنے ماتھے پے تیوری چڑھائے اپنے مخصوص گھمبیر لہجے میں بیزاریت سموئے پوچھا۔

"تم لوگوں کی بحث دیکھ کے تو کوئی بھی یہ باآسانی کہہ سکتا ہے کہ تم دونوں ایک دوسرے کے جانی دشمن ہو اور ہاں، تو دھندا ہی سمجھ لے لیکن آج جواب تو تجھ سے لے کر رہوں گا۔" وہ بھی ڈھیٹوں کا ریکارڈ توڑتے ہوئے مزے سے بولتے ہوئے کافی کا گھونٹ بھرنے لگ گیا۔ نظریں ریان کے چہرے پر جمی تھیں۔ وہ کسی سوچ میں لگ رہا تھا۔

"کیونکہ شاید میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھے بھول جائے۔" کافی دیر بعد ریان کی سوچ میں ڈوبی آواز آئی جو ایسی تھی کے سامنے والا چونکا۔

"میں اس بات کا مطلب کیا سمجھوں؟" اس نے کھانے سے ہاتھ روک کر سنجیدگی سے پوچھا تھا جو اس کا خاصہ نہیں تھا۔ ریان چونکا، پھر سر جھٹکا۔

"ابے پاگل اگر وہ مجھے بھول گئی تو ہماری زندگیوں میں ایڈوینچر کیسے رہے گا؟" ریان کی بات ختم کرنے پر مقابل نے سر ہلایا تھا۔

"میں کچھ اور ہی سمجھ گیا تھا، ویسے بات تو ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اچھا خیر یہ بتاؤ اس پروجیکٹ کا کیا کرنا ہے؟ لے رہے ہو؟" وہ ہنستے ہوئے بولتا آخر میں سنجیدہ ہوا تو ریان نیپکن سے لب صاف کرتے پشت کرسی سے ٹکائے کان کی لو مسلتے سنجیدگی سے بولا۔

"تم جانتے ہو عبادیہ پروجیکٹ سیرینا کا ڈریم پروجیکٹ ہے اور صرف اسے ہی ملنا چاہیے، میں نے جتنا اسے تنگ کرنا تھا کرلیا۔" وہ اپنی بات کہہ کر موبائل پر آتی کسی کی کال کو اٹھا کر

بات کرنے لگا جب کے عباد نامی شخص اس کے چہرے پر کچھ تلاش کر رہا تھا لیکن پھر خود ہی سر جھٹک کر بریک فاسٹ کے جانب متوجہ ہو گیا۔

....

تعارف

ریان علی شاہ

ریان چوبیس سال کا اپنے والد کا اکلوتا بیٹا ان کا بزنس سنبھال رہا تھا اور اپنی محنت اور لگن سے اس نے ریان گروپ آف انڈسٹریز کو پاکستان کی ایک بہت مشہور اور کامیاب آرکیٹیکچرل کمپنیز میں شامل کر لیا تھا۔

ایک خاموش طبیعت کا حامل۔ وہ زیادہ تر تب بولتا تھا جب اسے خود کے بولنے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ وہ ہر کسی کو دوست نہیں بنالیتا تھا، بس ایک عباد ہی تھا جو یونیورسٹی کے زمانے سے اس کا دوست تھا۔ ریان کی شخصیت کچھ ایسی تھی کے سامنے والا خود دوستی کا ہاتھ

www.novelsclubb.com

بڑھاتا تھا لیکن ایک ریان تھا جو ماضی میں ہونے والے قصے کے بعد سے نئے دوست بنانا چھوڑ چکا تھا۔

چھ فٹ ایک انچ، مردانہ وجاہت کا حامل وہ ایک ہینڈسم مرد تھا۔ شہد رنگ کی آنکھیں، کھڑی مغرور ناک، ہلکی مونچھیں اور داڑھی، عنابی لب، چہرے پر چھائی سنجیدگی جو اس کا خاصہ تھی۔ ریان پرکشش اور خوبرو جوان مرد ہزار لڑکیوں کے دل سے اترتا تھا، کافی لڑکیاں پاگل تھیں اس کے پیچھے، بس ایک سیرینا ہی تھی جس کو اس کی شکل دیکھ کر ہی غصہ چڑھ جاتا تھا۔ علی شاہ اور عمارہ شاہ اپنے بیٹے کی عقلمندی اور کامیابی سے بہت متاثر تھے اور ریان سے چھپ کر اس کے لیے کوئی لڑکی ڈھونڈ رہے تھے کیونکہ ریان سے جب بھی پوچھتے تھے تو جواب یہ آتا تھا۔

"مام ڈیڈ ابھی مجھے اپنے بزنس کی برانچز کو ملک سے باہر بڑھانا ہے۔ ابھی تو بہت محنت کرنی ہے۔ شادی کو بھول جائیں فلحال"۔

اور وہ دونوں خاموش ہو جاتے تھے۔ لیکن اس بار عمارہ صاحبہ نے بھی اسے بغیر بتائے اپنی بہو کی تلاش جاری کر دی تھی لیکن کیا واقعی اسے یہ بات معلوم نہیں تھی؟

www.novelsclubb.com

سیرینا ریاض خان (رینا)

سیرینا تئیس سال کی سیاہ رنگ سے عشق کرنے والی ایک خوبصورت تیکھے نقوش کی حامل لڑکی تھی۔ سیاہ لمبے بال جو ہر وقت کھلے ہوتے تھے۔ گھنی پلکوں تلے ہیزل آئیز، پتلی کھڑی ناک جس میں ہیرے کی نوز پن چمک رہی ہوتی تھی۔ اٹھے ہوئے چیک بونز، گلابی ہونٹ، شارپ جالائن، لمبی گردن، بے حد متناسب جسم، وہ بلاشبہ ایک حسین لڑکی تھی جسے ایک جگہ ٹک کر بیٹھنا سخت ناگوار گزرتا تھا۔ لفظوں کا چناؤ اسے آتا تھا۔ وہ اچھے اچھوں کا منہ بند کرنا باخوبی جانتی تھی۔ اسے کسی سے گھلنا ملنا پسند نہیں تھا۔ وہ ہر وقت اپنے کام میں خود کو مصروف رکھتی تھی۔ سیرینا کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرنے کی عادت سے اور کوئی نہیں لیکن اس کے قریبی حد سے زیادہ پریشان تھے اور کافی دفعہ اس کے عتاب کا نشانہ بھی بن چکے تھے۔ اسے اگر کوئی چیز یا شخص ناپسند ہو جائے تو پھر اس کی بد قسمتی کہ وہ کبھی سیرینا کی پسند میں شامل نہیں ہو سکتے تھے اور ایسے بہت سو میں ریان ٹاپ لسٹ میں شامل تھا۔ ریان، سیرینا، عباد، ماہا ایک ہی یونی میں ساتھ پڑھتے تھے۔ سیرینا کو ریان تب سے نہیں پسند جب سے اس نے یونی جوائن کی تھی۔ ایک عجیب قسم کا بیر تھا اسے ریان سے۔ جبکہ ریاض اور علی صاحب اپنے بزنس کے دور سے ایک

www.novelsclubb.com

دوسرے کے کافی اچھے دوست تھے۔ سیرینا کا ایک بڑا بھائی عمار تھا جو سیرینا سے ایک سال بڑا تھا۔ اسے اپنا بزنس سیٹل کرنے کا شوق تھا۔ اسی لیے ریاض صاحب کو ان کی کمپنی سیرینا کو ہینڈ اوور کرنے کا کہہ کر وہ خود اپنا بزنس شروع کر چکا تھا اور کافی ترقی بھی کر لی تھی۔ بظاہر تو وہ سیرینا سے ہر بات پر چوبیس گھنٹے لڑتا رہتا تھا لیکن اگر کوئی اور اس کے سامنے سیرینا کی اجازت کے بغیر سیرینا سے فری ہو تو دو سیکنڈ میں اس کی حالت ناساز کر سکتا تھا۔ سیرینا کی شادی کا ٹاپک بند تھا اور کوئی اس کے سامنے اس حوالے سے بات بھی نہیں کرتا تھا۔ کیوں؟ ارے صبر کرو سب ابھی بتا دوں؟

ریاض صاحب اور زرینا صاحبہ (ان دونوں نمونوں کی مما) اپنے بچوں پر جان چھڑکتے تھے اور ان دونوں کی غیر موجودگی میں اپنے عالیشان بنگلے میں زیادہ سکون سے رہتے تھے۔

••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ اپنے آفس کے روم میں ابھی داخل ہوا تھا۔ بریک فاسٹ کے بعد وہ ڈائریکٹ آفس آیا تھا اور اپنے بلیک ٹکسیڈو کا بلیزر اتار کر ٹانگتے ہوئے وہ اپنی پاور چیئر پر بیٹھ گیا۔ چہرے پر سنجیدگی رقم تھی۔

اس کا آفس روم کافی وسیع تھا۔ روم سفید اور سیاہ کے امتیاز کا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے دائیں جانب سیاہ چوڑی میز تھی ساتھ ہم رنگ رولنگ چیئر تھی۔ رولنگ چیئر کے عین سامنے دو کرسیاں تھی جو آنے والے کسی بھی کلائنٹ کے بیٹھنے کے لیے رکھی گئی تھیں۔ بائیں جانب لیدر کے کاؤچ رکھے تھے۔ دیوار پر ایک خوبصورت اور بڑی سیاہ اور سفید رنگ کے ملاپ کی گھڑی لگی تھی۔ ریان کی میز کے بائیں جانب دیوار کے ساتھ دیوار سے لگا ایک سلیپ تھا جہاں کافی اور چائے بنانے کے لیے اپلائنسز موجود تھے۔ میز کی دائیں دیوار پر کھڑکی موجود تھی جو فی الحال سفید رنگ کے بھاری پردوں سے ڈھکی تھی۔

کسی نے دروازے پر نوک کیا۔ "کم ان" کہتے ہوئے وہ سیدھا ہوا تو دروازے سے اس کا سیکرٹری (معاز) داخل ہوا۔

"سر آپ کی پانچ بجے مالک صاحب کے ساتھ میٹنگ"۔۔۔۔

"معلوم ہے اور کچھ؟"اس نے اپنے سیکرٹری کی بات کاٹتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

"سر آج سات بجے مسٹر ولیمز کے ساتھ بھی میٹنگ ہے۔"معاز نے ایک اور میٹنگ کے بارے میں بتایا تو ریان نے محض سر ہلایا اور اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔اس کے جاتے ہی ریان کا فون بج گیا اس نے گہری سانس لیتے ہوئے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔فون کے پار جس کی آواز سنائی دی اس سے ریان کے لبوں پر دھیمی مسکان آگئی۔

"ریان بیٹے ناشتہ کر لیا تھا نا"؟

"جی مام۔۔۔آپ نے اپنی میڈیسن لی؟"اس نے جواب دینے کے بعد استفسار کیا۔

"ہائے بھول گئی میں، شکر ہے یاد دلا دیا تم نے ابھی لے لیتی ہوں۔خیر میں نے ایک سوال پوچھنا تھا تم سے۔"ان کا جواب سنتے ریان کے ماتھے پر بل آئے تھے۔

"مام میں نے کتنی دفعہ آپ سے کہا ہے کہ میڈیسن ٹائم پر لیا کریں۔آپ کتنی غفلت کر رہی ہیں، جب بھی میں پوچھوں آپ کہتی ہیں لے لوں گی۔کبھی یہ بھی کہہ دیا کریں کے میں

نے لے لی ہے۔" وہ تو شروع ہی ہو گیا تھا۔ جب اس کی زبان کو بریک لگا تو عمارہ مسکرا کر سر نفی میں ہلا کر رہ گئیں۔

"جبھی تو کہتی ہوں کے شادی کر لو، بہو آئے گی تو مجھے دوائیں ہی ٹائم پر دے دے گی لیکن تمھیں میرا خیال ہی کہاں ہے۔" وہ سنجیدگی سے بولتیں آخر میں افسردہ ہو گئیں۔ ریان نے ان کی ایکٹنگ کو داد دی تھی۔

"واہ مام! نائس ٹرائے لیکن فلحال ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔ آئم سوری فور دیٹ، میڈیسن لے لیجیے گا۔ میں بعد میں"۔۔۔

"ارے میں نے جو پوچھنے کے لیے فون کیا تھا اس کا جواب تو دے دو بیٹے"۔

"جی مام پوچھیے سن رہا ہوں۔" اپنی مضبوط کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے وہ سنجیدگی سے بولا۔

"وہ مجھے پوچھنا تھا کہ تمہیں لڑکی کیسی پسند ہے؟ میرا مطلب کے اپنی ہونے والی بیوی میں کیا خوبیاں چاہئیں تمھیں؟

"آپ جواب سنے بغیر مجھے کام نہیں کرنے دیں گی نا""؟

""نہیں "

"تو پھر سنیے، زبان دراز لڑکیوں سے مجھے نفرت ہے۔ مغرور اور خود غرض لڑکیاں تو زہر لگتی ہیں مجھے۔ اپنے سے مڈل کلاس لوگوں کو کمتر سمجھنے والیوں کو تو میں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا اور جو"۔۔۔۔۔

اللہ خیر کرے پسند کون سی آتیں ہے پھر؟" اتنی خامیاں سن کے ان کے ہوش اڑ گئے تو انہوں نے ریان کی بولتی زبان کو بریک لگوایا۔

"مجھے وہ لڑکیاں پسند ہیں جو اپنی رائے دینا جانتی ہوں، انڈیپینڈنٹ ہوں، رحم دل ہوں، اپنے گھر والوں کی عزت کرنا جانتی ہوں، ہر کسی سے دوستی جیسا رویہ رکھیں، میچیور ہوں، پیشینیٹ ہوں، مجھ سے محبت کرے، میرے گھر والوں کو اپنا سمجھے اور اپنے دین سے لگاؤ رکھے"۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے، آرڈر پر بنواتی ہوں میں۔" انہوں نے اتنی سنجیدگی سے بولا تھا کے ریان کا قہقہہ بے اختیار تھا۔ وہ جل بھن کر رہ گئیں۔

"چلیں آپ آرڈر دیں، میں کام کرلوں"۔

"خدا حافظ!" عمارہ صاحبہ کی آواز میں صاف ناراضگی تھی۔ ریان نے مسکراہٹ ضبط کیے خدا حافظ کر دیا جانتا تھا انکا فون کچھ دیر میں خود دوبارہ آجائے گا۔ فون رکھ کر اب وہ سنجیدگی سے اپنا کام شروع کر چکا تھا۔

ہم نہیں جانتے کے ہمارے لیے کس کو چنا گیا ہو گا۔ کیونکہ جوڑے تو آسمانوں پر بنتے ہیں۔

....

ونڈ اسکرین سے باہر دیکھتی وہ کسی سوچ میں گم تھی۔ وہ لوگ اس وقت گاڑی میں تھے اور مالک صاحب کی کمپنی کی جانب روانہ تھے۔ پانچ بجنے میں دس منٹ تھے۔ وہ لوگ کچھ ہی دیر میں پہنچنے والے تھے۔

www.novelsclubb.com

"سیرینا؟" ماہا نے اسے مخاطب کیا تو وہ چونکی اور اپنے خیالوں سے باہر آئی اور بھنویں اچکائیں۔

"میں نے جو کہا تھا یاد ہے نہ تمہیں؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا تو سیرینا نے آنکھیں گھمائیں جس پر ماہا نے اسے گھورا۔

"اف یار بچگانہ باتیں کیوں کرتی ہو؟ کیا مجھے غصہ نہیں آئے گا جب میرا ڈریم پروجیکٹ میرے کمپیٹیٹر کو ملے گا؟" لہجے میں بیزاریت ہی بیزاریت تھی۔

"آئے گا۔۔۔ لیکن جو چیز تمہارے ہاتھ سے چلی جائے گی اس پر غصہ کرنے سے کیا ملے گا؟ میں بس تمہیں ہر طرح کی خبر کے لیے تیار رہنے کا کہہ رہی ہوں۔" ماہا نے تحمل سے بولا تو سیرینا نے بس سر ہلا دیا۔

کچھ ہی دیر بعد مالک صاحب کی کمپنی کے آگے چار مرسیڈیز کی تھیں۔ دو میں گارڈز تھے اور باقی دو میں وہ دونوں تھے۔ ایک دوسرے سے نفرت کرنے والے۔

لیکن سوال یہ تھا کہ کیا واقعی یہ نفرت دو طرفہ تھی؟ معلوم نہیں!

وہ دونوں گاڑی سے نکلے اور دونوں کی نظریں ملیں۔ ریان نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ سیرینا کے جانب اچھالی جس پر وہ دانت پیس کر رہ گئی۔ ریان ادھر ادھر نظریں دوڑاتے بلیزر ٹھیک کرتے اس کی جانب آیا۔

"تیار ہو ہارنے کے لیے؟" آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس نے بظاہر سنجیدگی سے بولا تھا لیکن اس کی شہد رنگ آنکھوں میں پھیلی شرارت سیرینا کی نظروں سے مخفی نہیں تھی۔

"سیرینا ریاض خان نام ہے میرا۔ مجھے ہرانا ناممکن ہے۔" اپنے ازلی اعتماد کے ساتھ اس نے سنجیدگی سے اسے باور کروایا تھا۔ ریان نے سراہنے والے انداز میں سر ہلایا۔ پھر سنجیدگی سے اس کی جانب جھکا۔

www.novelsclubb.com

"یہ ناچیز بھی کسی سے کم نہیں۔ ریان علی شاہ نام ہے میرا۔ ہاری ہوئی بازی جیتنا بھی ممکن ہے میرے لیے!" اسی کے انداز میں کہے گئے لفظ سیرینا کو جلا کر راکھ ہی تو کر گئے تھے۔ وہ کہہ کر رکا نہیں تھا بلکے اپنا بلیزر درست کرتے بلند و بالا کمپنی کی انٹرنس کی جانب بڑھ گیا تھا۔ سیرینا جلتی کڑھتی بڑبڑاتے ہوئے خود بھی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

•••••••••••••••••••••

وہ سب میٹنگ روم میں موجود تھے۔ سیرینا پروجیکٹر کے سائیڈ میں کھڑی پروجیکٹ کے حوالے سے پریزنٹیشن دے رہی تھی اور مالک صاحب جو کے دکھنے میں چالیس، پچاس کے لگتے تھے اپنی ٹیم کے ہمراہ بیٹھے غور سے سیرینا کو سن رہے تھے۔ ان کی دائیں جانب ریان اپنی ٹیم کے ہمراہ براجمان تھا۔ وہ لوگ پریزنٹیشن دے چکے تھے۔ بائیں جانب سیرینا کی ٹیم بیٹھی تھی۔ سیرینا نے جیسے ہی اپنی پریزنٹیشن ختم کی تو مالک صاحب ٹیم کے ساتھ ڈسکشن کرنے لگے۔ سیرینا ماہا کو دیکھتی اس کی سائیڈ میں اپنی چیئر پر بیٹھ گئی۔ ماہا نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی۔ ریان نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھی سیرینا کو دیکھا جو بے صبری سے مالک صاحب کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی اور یہ انتظار آخر ختم ہوا جب مالک صاحب نے گلا کھنکارتے بولنا شروع کیا۔

"میں یہ خبر سناتے ہوئے بہت خوش ہوں کہ یہ ڈیل سیرینا انٹرپرائزز نے جیت لی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ڈیل ہمارے تعاون کو مضبوط بنائے گی۔ آپ سب کا اپنی محنت کے لیے

بہت شکریہ۔" مالک صاحب کی بات سن کر جہاں سیرینا کا چہرا خوشی سے دمک رہا تھا وہیں ریان کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔ وہ برا سا منہ بنائے اس کے خوشی سے ٹمٹماتے چہرے کو ہضم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ماہا خوشی سے اٹھ کر سیرینا کے گلے لگی۔ سیرینا اس سے الگ ہوتے ہی مسکراتے ہوئے مالک صاحب کی جانب آئی۔

"تھینک یو مالک صاحب! اٹ واز مائے ڈریم ٹو گیٹ دس پروجیکٹ۔" وہ خوشی سے بولی تو انہوں نے مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"یہ تو تمہاری اور تمہاری ٹیم کی محنت کا صلہ ہے بیٹا۔ ریاض نے اپنی کمپنی تمہارے حوالے کر کے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے۔" سیرینا مسکرا دی جب ریان چلتا ہوا ان دونوں کی طرف آیا تو سیرینا نے اس کے جانب ایک میٹھی مسکراہٹ اچھالی جو صرف ریان ہی جانتا تھا کتنی میٹھی ہے۔

کونگریٹس! "ریان نے جبراً مسکراتے ہوئے فارملی کہا" تھا۔ نا جانے کتنی مشکل سے۔

"تھینکس مسٹر ریان! اینڈ بیٹر لک نیکسٹ ٹائم۔" وہ مسکراتے ہوئے بولتی کندھے اچکا کر پلٹ کر اپنی ٹیم کی طرف چلی گئی۔ ریان نے اس کی پشت کو خون خوار نظروں سے گھورتے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"ہاں تو ریان! اتنی گندی پریزنٹیشن بنانے کی کوئی خاص وجہ؟" انہوں نے بڑے ہی کوئی سرسری لہجے میں پوچھا۔

"اس کو گندا کہتے ہیں تو اچھا کسے کہتے ہیں؟ اتنی محنت سے بنائی تھی میری ٹیم نے اور آپ نے اس سیرینا کو پروجیکٹ دے دیا۔" وہ سیرینا کی طرف دیکھ کر جلے کٹے لہجے میں بیزاری سے بولا جو مسکرا مسکرا کر اپنی ٹیم سے باتیں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ پریزنٹیشن بلکل بھی اچھی نہیں تھی ریان اور یہ بات تم بھی بہت اچھی طرح جانتے ہو، خیر چھوڑو۔۔۔ سیرینا کی پریزنٹیشن سے میں بہت متاثر ہوا ہوں، اس نے واقعی بہت محنت کی ہے، وہ اس ڈیل کو ڈیزرو کرتی تھی۔" انہوں نے خوش دلی سے بولا اور اس کا کندھا تھپک کر

آگے بڑھ گئے۔ ریان سیرینا کے حوالے سے اتنی اچھی باتیں سن کر بمشکل ہی خود کو کچھ بولنے سے روک پایا تھا۔ اس نے نظر پھیر کر سیرینا کو دیکھا جو اپنی ٹیم سے بول رہی تھی۔

"گائز آج میں بہت خوش ہوں۔ آپ لوگوں کی محنت کی وجہ سے آج مجھے یہ پروجیکٹ مل گیا ہے۔ اسی خوشی میں آج آپ سب کے لیے میری طرف سے ڈنر پارٹی۔ آپ یہاں سے سیدھا گھر جائیں اور ٹھیک سات بجے وینیو پر پہنچ جایئے گا۔ لوکیشن گروپ میں سینڈ کر دی جائے گی۔" اس نے خوشی سے بولا تو سب مسکرا دیے اور اسے مبارک باد دیتے اپنا سامان سمیٹ کر جانے لگے جب ماہا اس کے پاس آئی۔

"ہائے اس کی شکل تو دیکھو ماہا، اتنی خوشی ہو رہی ہے مجھے، آئی ایم ریئلی ہیپی۔" وہ اتنی خوش لگ رہی تھی کے وہ نا بھی بتاتی تو اس کا چہرا بتا دیتا۔ ماہا پورے دل سے مسکرا دی۔

"اللہ تمہیں ایسے ہی خوش رکھے میری جان۔" اس نے دل سے دعا دی تھی، سیرینا مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا یار میں ڈنر پر نہیں آسکتی، اماں کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور تمہیں تو پتا ہے وہ گھر میں اکیلی ہوتی ہیں، ہم پھر کبھی اس ڈنر کو میرے ساتھ سیلیبریٹ کر لیں گے۔" وہ بولتی گئی اور سیرینا کا منہ بجھتا گیا۔

آنٹی کو کیا ہوا ہے""""؟

"ان کو اچانک بخار ہو گیا تھا، بس یہاں سے سیدھا گھر جاؤں گی اور پھر انہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤں گی۔" اس نے سنجیدگی سے بولا تو سیرینا نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے، ڈرائیور بھیج رہی ہوں میں تمہارے ساتھ۔ اس کے ساتھ جاؤ اور ان کو ڈاکٹر کو دکھا کر آؤ، ہم پھر کبھی ڈنر ساتھ کر لیں گے۔ آنٹی کو میرا اسلام کہنا۔" اس نے بھی کوئی ضد نہیں کی تھی، جانتی تھی ماہا اپنی ماں کا واحد سہارا ہے اور اس عمر میں ان کو ماہا کی ضرورت ہے۔ ماہا اس کی بات سن کر مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ میری جان! اللہ تمہیں ایسے ہی کامیاب کرے۔میں چلتی ہوں، خداحافظ۔" اس نے مسکرا کر بولا اور وہاں سے چلی گئی۔ سیرینا ٹیبل کی جانب بڑھ کر اپنا پرس اور فون اٹھانے لگی اور نظر اٹھا کر ریان کو دیکھا جو اب تک وہاں کھڑا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔واپسی کا راستہ بھول گئے ہو کیا؟" وہ اپنا چھوٹا سیاہ پرس اٹھاتے ہوئے اس کے سامنے آئی اور ایک آئیبرو اچکاتے ہوئے بولی۔

"واپسی کا راستہ تو تب بھولتا جب خود کو آگے بڑھنے دیتا۔" اس نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی جانب جھکتے بولا جبکہ سیرینا کو اس کی باتیں اپنے سر کے اوپر سے گزرتی محسوس ہوئیں۔

"کیا مطلب؟" سر اونچا کر کے اس کے چہرے کو دیکھتے سیرینا نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

"پڑھ لیتی تو آج اردو تو سمجھ آتی۔" ریان سر کو ہوا میں مارتے سیدھا ہوا۔

"پڑھنے کی بات کون کر رہا ہے، جو چھوٹی سی ڈیل تک نہیں جیت سکا۔" مزاق اڑانے والا لہجہ۔

"آپ پر مہربانی کر کے زیادہ توجہ نہیں دی اس پروجیکٹ کو ورنہ یہ میرا ہوتا اور آپ کا منہ لٹکا ہوا ہوتا۔" وہ کیسے چپ رہتا؟ حساب چکتا کرنا بنتا تھا۔

"اوہ کم آن! روتے نہیں ہیں، پھر کبھی دوبارہ ٹرائے کر لینا مجھ سے مقابلہ کرنے کا۔" وہ اسے پچکارتے ہوئے بولتی اس کی سائیڈ سے نکل گئی۔ ریان کے ماتھے پر بل گہرے ہوئے۔

"ایڈیٹ!" دانت پیس کر بڑبڑاتے ہوئے وہ بھی باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

....

سیرینا اب خود ڈرائیو کر کے اپنے گھر جا رہی تھی۔ اب تک یہ خوشخبری بزنس انڈسٹری میں آگ کی طرح پھیل چکی تھی اور ریاض صاحب اور زرمینا صاحبہ تک بھی پہنچ چکی تھی لیکن جس بات نے سیرینا کو حیران کیا تھا وہ یہ تھی کہ ان دونوں میں سے کسی نے اب تک فون کر کے اسے مبارک باد نہیں دی تھی جبکہ دونوں کو پتا تھا کے آج ہی میٹنگ ہونی تھی۔ وہ تمام خیالات کو ذہن سے جھٹکتی ڈرائیونگ پر فوکس کرنے لگی اور کچھ ہی لمحوں میں اپنے محل نما گھر کے ڈرائیو وے میں گاڑی پارک کرنے لگی۔ یہ محل نما گھر ریاض صاحب کے والد کا تھا پھر ریاض صاحب

کے اکلوتا ہونے کی وجہ سے انہیں مل گیا۔ ریاض صاحب کے اس گھر سے لگاؤ کو دیکھ عمار اور سیرینا نے ان کے اسی گھر کو فرنش کر کے نئی طرز پر بنوایا تھا۔ سیرینا گاڑی سے اتر کر اب گھر کے مین گیٹ کی جانب بڑھ رہی تھی جو ہمیشہ کی طرح کھلا تھا اور چار، پانچ گارڈز الرٹ کھڑے تھے۔ وہ اندر آئی تو اندھیرے نے اس کا استقبال کیا، سیرینا کے ماتھے پر بل آئے۔ یہ تینوں کہاں تھے؟ چھ بجے کا وقت تھا، اس وقت یہ سب کہاں جا سکتے تھے؟ اور اگر کہیں جاتے بھی تو انفارم تو کرتے۔ اف!

"مام!۔۔۔۔۔۔ڈیڈ!۔۔۔۔۔۔۔عمار!۔۔۔کہاں ہو سب؟" وہ آوازیں لگاتی لاؤنج کے وسط میں آ گئی۔ جب اچانک ساری لائٹیں جلیں اور وہ تینوں شور مچاتے ہوئے پتا نہیں کہاں سے نمودار ہوئے تھے۔

"کونگریچولیشنز!" اس نے حیران ہو کر ان لوگوں کو دیکھا جو اس کی خوشی میں کتنے خوش دکھ رہے تھے، وہ دل کھول کر مسکرا دی جب برینڈڈ اور خوبصورت شلوار قمیض پہنے، دوپٹا ایک

جانب کندھے پر ڈالے، سیاہ لمبے بالوں کو کھولے، خوبصورت نین نقش کی حامل، اسمارٹ سی، لگ بھگ پینتالیس سال کی زرمینا صاحبہ اس تک آئیں اور اسے گلے لگایا۔

"مبارک ہو میری شہزادی! اللہ تمہیں ہمیشہ کامیاب کرے۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے دعا دی تو پیچھے کھڑے دونوں نفوس نے 'آمین' کہا۔

"چلیں بھئی، اب مجھے بھی اپنی بیٹی کو مبارک باد دینے دیں۔" پیچھے کھڑے لمبے قد اور اسمارٹ سے ریاض صاحب آگے آئے۔

ان کو دیکھ کر ایسے لگتا تھا جیسے اس عمر میں آکر بھی جم کرنا نہیں چھوڑا گیا ہو۔ بلاشبہ وہ ایک ہینڈسم مرد تھے جو اڑتالیس کے ہونے کے باوجود تیس کے لگتے تھے۔ زرمینا صاحبہ جب سیرینا سے الگ ہوئیں تو ریاض صاحب نے اسے مبارک باد دی اور اسے سینے سے لگا کر دعائیں دی۔

سیرینا کی مسکراہٹ اس کے لبوں سے جدا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ اس کو شروع سے ہی اس کی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر اپریشیٹ کیا جاتا تھا اور ایسے ہی دعائیں دی جاتی تھیں لیکن نہ جانے کیوں ہر بار اس کی انکھوں میں نمی آجاتی تھی۔

"مجھے پتا تھا کے یہ ڈیل بھی تمھیں مل جائے گی۔۔۔آخر ساری محنت جو میری تھی۔" عمار آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگاتے ہوئے مزے سے بولا۔ سیرینا کا حیرت سے منہ کھل گیا۔

"جھوٹے! ساری محنت میری تھی۔ تم تو اپنے کاموں میں مصروف ہوتے ہو۔ڈیڈ! دیکھ رہے ہیں کیسے سارا کریڈٹ لے رہا ہے بھائی۔" وہ اس کے کندھے پر مکا جڑتے ہوئے خفگی سے بولی تو زرمینا اور ریاض صاحب ہنس دیے۔ان کے لیے یہ سب روز کی بات تھی۔جب کے عمار اپنا کندھا سہلاتے منہ بسور گیا۔

"توبہ! کیا کھاتی ہو، ہاتھ زخمی کر دیا میرا"۔

"مرد بنو مرد، میرے نرم ملائم ہاتھ سے ایک مکا کھا کر ہی ہوا نکل گئی؟" وہ ہنستے ہوئے بول کر ریاض صاحب اور زرمینا کے بیچ میں بیٹھ گئی تو عمار بھی آنکھیں گھماتا سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔عمار بھی اپنے والد کی طرح ایک ہینڈسم مرد تھا۔ سرخ و سفید رنگ، کھڑی ناک، ہلکی داڑھی، اپنے ہی والد کی طرح سنہری آنکھیں اور رعب دار پرسنیلٹی جو بزنس کی دنیا میں اس کا خاصہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگوں کے لاڈ پیار نے بگاڑ دیا ہے اسے، بدتمیزی دیکھا ہے کیسے کرتی ہے مجھ سے۔" جب زرمینا صاحبہ کو اس کے سر میں انگلیاں پھیرتے دیکھا تو جل بھن کر بولا جس پر اب کی بار سیرینا نے آنکھیں گھمائیں۔

"کتنا جلتے ہو نا تم مجھ سے، عجیب۔" وہ اس کو گھورتے ہوئے بولتی کھڑی ہوئی۔

"مام! ڈیڈ! آج میں نے اپنے کولیگز کے لیے ڈنر رکھا ہے میرا کوئی ڈنر پر انتظار نا کرے۔" وہ سنجیدگی سے بولتی گول سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ پیچھے بیٹھے ان تینوں نے کندھے اچکا دیے۔

وہ نہیں جانتے تھے کہ یہاں سے ان کی سکون دہ زندگی میں طوفان آئے گا۔

کاش! وہ اسے روک لیتے۔

....

"واہ! مجھے لگا تھا تو مذاق کر رہا ہے لیکن تو نے تو سچ میں اتنی گندی پریزنٹیشن بنائی ہے"۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اتنی بھی بری نہیں ہے۔" ریان نے بھنویں جوڑے اسے گھورا۔ ریان مالک صاحب کی کمپنی سے لوٹ کر واپس اپنی کمپنی آیا تھا۔ عباد، ریان کے آفس آیا تھا، وہ آدھے سے زیادہ وقت ریان کے آفس میں اور آدھے سے بھی کم وقت اپنے آفس میں گزارتا تھا۔

"خیر۔۔۔ آگے کا کیا سین ہے؟" اس نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے پوچھا۔

"سب چھوڑ یہ بتا خود کے کام کی کوئی خبر ہے تجھے؟" اس نے سیدھے ہوتے ہوئے بھنویں اچکاتے پوچھا۔ اس سے پہلے عباد کچھ بولتا ناک کرتے ہوئے ریان کا سیکرٹری اندر آیا۔ ریان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"سر علی صاحب کی کال آئی تھی۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ریان صاحب کو بولو میری کال اٹھائیں۔" معاز کے کہتے ہی ریان نے اپنا سائیلینٹ پڑا فون اٹھایا تو اس پر دوبارہ کال آ رہی تھی۔ اس نے محض سر ہلا کر اسے جانے کا اشارہ کر کے فون اسپیکر پر کر کے سامنے اپنی میز پر رکھ دیا۔

"اسلام علیکم!"

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام ! کیا ہوا ریان ڈیل نہیں ملی۔ ہمیں خبر کیوں نہیں کی ؟اور پریشان نہیں ہونا اگر یہ ڈیل نہیں ملی تو کوئی بات نہیں اللہ کی اس میں کوئی نہ کوئی بہتری ہوگی۔" انہوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے بات کا آغاز کیا اور ایک ہی سانس میں پوری بات کر دی۔

"جی ڈیڈ"۔

"اور گھر کب تک آرہے ہو"؟

"ابھی تو نہیں آسکتا ایک امپورٹنٹ میٹنگ ہے سات بجے"۔

"اچھا صحیح، میں اپنی بیگم کے ساتھ جا رہا ہوں۔ ہمیں کال کر کے ڈسٹرب مت کرنا۔" انہوں نے سنجیدگی سے بولا۔ ریان دائیں بائیں سر ہلا کے رہ گیا۔اس کے والدین کی ڈیٹس ماشاءاللہ سے اب تک جاری تھیں۔

"اوکے ڈیڈ، انجوائے۔" اس نے الوداعی کلمات کہتے کال کٹ کر دی۔

"چل ٹھیک ہے، میں چلتا ہوں مجھے کام ہے کچھ۔" کال ختم ہونے کے بعد عباد، ریان سے مخاطب ہوا۔

"شکر موصوف کو کوئی اپنا کام بھی یاد آیا۔" وہ طنز کا تیر پھینکتے اپنے کافی کے کپ کو اٹھا کر گھونٹ بھرنے لگا۔

"میں بہت مصروف انسان ہوں، بس تیرے لیے آ جاتا ہوں۔ کہیں تو بور نا ہوا کیلے۔" اس نے کندھے اچکاتے بولا تھا۔ ریان نے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔

ہاں بھئی میں تو چھوٹا بچہ ہوں جو کنڈر گارٹن میں اپنے باپ کے بنا بور ہو جائے گا۔" وہ آنکھیں گھماتے بولا تھا۔ عباد دانت پیس کر رہ گیا۔

ہاں یہی سمجھ لے، چل میں چلتا ہوں۔" وہ سر جھٹکتے بولا تو ریان نے سر ہلاتے اسے خدا حافظ کیا۔ جب وہ کمرے سے چلا گیا ریان نے آفس فون سے کال کر کے اپنے سیکرٹری معاز کو بلایا۔

"جی سر! آپ نے بلایا؟" وہ ناک کرتے ہوئے اندر آیا۔

"ہاں معاز، مجھے میٹنگ کی لوکیشن سینڈ کر دو۔"

www.novelsclubb.com

"جی سر میں ابھی کر دیتا ہوں۔" وہ سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔توریان فائل آگے کیے اسے پڑھنے لگا۔

کچھ منٹس بعد لوکیشن آگئی تھی۔

••••••••••••••••••••

خوبصورت بلیک کرتی جس پر بلیک سیدھی شلوار تھی اور نیٹ کا دوپٹہ گلے میں پہنے سرخ شال بازوؤں کے گرد لیے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔نیوڈ میک اپ،ڈائمنڈ ائیر رنگز، سیاہ پرس جس کی چین لاپرواہی سے کندھے پر ٹکی تھی،سیاہ لمبے ہمیشہ کی طرح کھلے بال، سیاہ ہیل جس کی آواز چلتے ہوئے اس کے آنے کی اطلاع دے رہی تھی۔وہ حسین لگ رہی تھی،بہت حسین!

وہ عالیشان ریسٹورنٹ کی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے بک کردہ پورشن میں جا رہی تھی۔

وہاں جیسے ہی سیرینا نے قدم رکھا تو سارے کولیگز جو ایک دوسرے سے باتوں میں لگے تھے اس

www.novelsclubb.com

کو دیکھ کر کھڑے ہوئے تو سیرینا نے مسکرا کر ان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود چلتی ہوئی آئی اور اپنا پرس سیٹ پر رکھتے ہوئے بیٹھی۔

"آئی نو کہ میں ایک بری باس ہوں، آپ سب سے ایک سال سے اس پروجیکٹ پر کام کروا رہی ہوں اینڈ آئم سوری فور دیٹ! لیکن آج کی رات آپ سب کے نام۔ انجوائے کریں۔" وہ آہستگی سے بولتی مینیو کارڈ اٹھا کر آرڈر کرنے لگی، جب سب آرڈر سے فارغ ہوئے تو ایک دوسرے سے باتوں میں لگ گئے۔ سیرینا بھی اپنے کولیگ سے باتیں کر رہی تھی۔

"ویسے میم آپ سے چھپ کر ریاض صاحب ہمیں کال کر کے پوچھ رہے ہوتے ہیں کہ کیا چل رہا ہے آفس میں، کیا آپ کو اس بات کا علم ہے"؟

"ہاں میں جانتی ہوں اور اتنی بار ڈیڈ کو منع کیا ہے کہ آفس کا پیچھا چھوڑ دیں اور گھر میں سکون کریں لیکن نہیں، انہیں تو پھر بھی ہر چیز کی خبر چاہیے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی، سامنے سے ویٹر چلتا ہوا ان کی جانب آ رہا تھا جب چلتے ہوئے اس کا پاؤں مڑا اور ہاتھ میں پکڑی جوس کی ٹرے زمین بوس ہوئی جس کی وجہ سے ہلکا سا جوس سیرینا کے اوپر گرا جس پر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"سوری میرا پاؤں مڑ گیا تھا، غلطی ہو گئی، پلیز مینیجر کو مت بتایئے گا، پلیز روزی روٹی کا سوال ہے۔ میری شکایت مت کیجیے"۔۔۔

"ارے کالم ڈاؤن، اٹس اوکے! غلطی انسانوں سے ہی ہوتی ہے، سو چل۔" سیرینا جو غصے سے اسے سنانے جارہی تھی اس کے یوں اوسان خطا ہوتے دیکھ کر خود پر جبر کرتے اس نے ویٹر سے کہاں۔ اس ویٹر نے سکھ کی سانس لی اور دوبارہ معذرت کرتا تڑے اور گلاس اٹھانے لگا۔

"میں یہ صاف کر کے آتی ہوں۔ ایکس کیوز می! پاؤڈر روم کہاں پر ہے؟" سیرینا نے اسی ویٹر کو مخاطب کیا جو سست روی سے گلاس کے ٹکڑوں کو اٹھا رہا تھا۔

"یہاں سے سیدھا جائیں گی تو بائیں جانب ہی ریسٹ روم مل جائے گا۔" اس نے آہستگی سے راستہ بتایا تو سر ہلاتی وہ اس جانب بڑھ گئی اور ویٹر جلدی جلدی کانچ کی کرچیاں سمیت کر اٹھا۔ ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے اس نے چینجینگ روم کی جانب قدم بڑھائے۔ اندر آیا تو وہاں پر سیاہ ماسک میں چہرہ چھپائے، سیاہ ہڈی پر سیاہ ہی پینٹ پہنے کوئی اس کے انتظار میں کھڑا

www.novelsclubb.com

اپنے ہاتھ میں پکڑے دو چھوٹے سے سٹون کو اچھال کر کیچ کر رہا تھا۔ ویٹر کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس شخص نے اپنے بھاری قدموں کی چاپ پیدا کیے اس کی جانب قدم بڑھائے۔

"جیسا آپ نے بولا تھا ویسے ہی کیا ہے، اب مجھے میرے پیسے دیں۔" اس نے ہلکی آواز میں بولا اور بار بار اضطرابی کیفیت میں ادھر ادھر نظریں دوڑائیں۔ سامنے کھڑے شخص نے اس کے طرف قدم بڑھائے جس پر تھوک نگل کر اس نے دو قدم پیچھے لیے۔ سامنے کھڑے شخص نے اس ویٹر کا کندھا تھپکا اور کچھ نیلے کڑک نوٹ اپنی جیب سے نکال کر اسے دیے اور بھاری قدم اٹھاتا پیچھے والے دروازے سے نکل گیا۔

ویٹر اپنے ہاتھ میں پکڑے پیسوں کو اب للچائی نظروں سے دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••

"شکر کوئی سٹین نہیں لگا۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی نکلی اور ہاتھ اپنی کرتی پر پھیرتے ہوئے واپس ٹیبل کی طرف بڑھنے لگی۔ راستے میں کوئی نہیں تھا تو وہ کچھ سوچ کر رکی اور دیوار پر لگے شیشے

کے سامنے آئی اور اپنا پرس جو وہ آتے ہوئے لے آئی تھی اس میں سے موبائل نکال کر مرر سیلفیز لینے لگی۔

آہ سیرینا آہ!

دیوار کی اوٹ میں کھڑے شخص کے لب ماسک کے پیچھے مسکرائے تھے۔ایک پر سرار مسکراہٹ!

اپنی تصویروں کو دیکھتی وہ مسکرا کر دوبارہ چلنے لگی جب کوئی سامنے سے چلتا اس تک آیا۔ اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو اس نے سیرینا کی طرف ایک چٹ بڑھائی، سیرینا نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

"یہ آپ کے لیے ہے، انہوں نے کہا کہ آپ کو دے دوں۔" وہ دیوار کی طرف اشارہ کر کے بولا سیرینا نے اس طرف دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہاں تو کوئی۔۔۔"اس سے پہلے وہ سامنے کھڑے شخص سے کچھ کہتی وہ اس کی سائیڈ سے نکل کر چلا گیا۔اس نے پیچھے مڑ کر اسے عجیب سی نظروں سے دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ میں چٹ کو، پھر کچھ سوچ کر سیرینا نے وہ چٹ کھولی۔

"میں واپس آگیا ہوں رینا"۔اس چٹ پر لکھی اس تحریر کے علاوہ وہاں کچھ اور نہیں لکھا تھا۔سیرینا نے چٹ کو ہر زاویے سے دیکھ لیا لیکن اور کچھ نہیں تھا۔اس نے آگے بڑھ کر دیوار کے پیچھے دیکھا لیکن وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔اسے سہی معنوں میں ٹینشن ہونے لگی لیکن پھر ایک خیال آیا تھا۔

"کہیں یہ کسی کا پرینک تو نہیں؟"اس نے بڑبڑاتے ہوئے سوچا کیونکہ رینا تو اسے صرف اس کے قریبی پکارتے تھے نا؟

ہاں یہ شاید پرینک ہی ہے! دماغ کے دوڑتے گھوڑوں کو بریک لگاتے ہوئے اس نے سر جھٹک دیا۔

لیکن کیا یہ واقعی کوئی پرینک تھا؟

www.novelsclubb.com

یہ تو سیرینا کو وقت ہی بتائے گا۔

••••••••••••••••••

آسمان پر ہلکی ہلکی روشنی پھیل رہی تھی۔ فجر کی اذانوں کی آواز خاموشی میں خلل پیدا کر رہی تھی۔ ماحول میں چھائی بد سکونیت ختم ہو رہی تھی۔ کچھ لوگ نماز کو نیند پر فوقیت دے رہے تھے تو کچھ نیند کو نماز پر۔ ایسوں میں وہ بھی شامل تھا جو اپنے رب کے حضور سجدہ کرنے کا کوئی موقع جانے نہیں دیتا تھا۔

اس کی آنکھیں کھل گئی تھیں اور اب وہ کمفرٹر کو اپنے اوپر سے ہٹا کر اٹھ بیٹھا تھا۔ چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے سائڈ لیمپ آن کیا تو اس کا چہرا واضح ہوا۔ ماتھے پر بکھرے سیاہ بال، نیند سے بیدار ہوئی سرخ آنکھیں۔ وہ گہری سانس لیتے ہوئے اٹھا اور باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔ اس کا کمرا کافی وسیع تھا۔ دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی کنگ سائز بیڈ جس کے دائیں بائیں سائیڈ ٹیبلز پر خوبصورت سے لیمپ موجود تھے۔ والک ان وارڈروب جہاں کپڑے، واچز، شوز، ٹائے ہر چیز موجود تھی۔ کمرے کی دائیں دیوار کے ساتھ ایک خوبصورت سی ڈریسنگ ٹیبل

تھی۔ جس پر لاتعداد پرفیومز ترتیب سے رکھے تھے اور بائیں دیوار پر ایک کھڑکی تھی جو اس وقت بھاری گرے پردوں سے ڈھکی تھی۔ کمرے کا کلر کوہ مینیشن گرے اور بلیک کا تھا۔ ریان کا کمرا کافی اچھا تھا!

ریان جب باہر آیا تو باوضو تھا۔ اب دور کہیں اذانیں ہو رہی تھیں۔ اس نے جائے نماز بچھائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی۔ کچھ ٹائم بعد وہ سلام پھیر رہا تھا۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہوئے زیر لب دعا مانگی اور اٹھ گیا۔ جائے نماز کو اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے ریان اپنے وارڈروب کے جانب بڑھ گیا، کپڑے نکالتے ہوئے وہ دوبارہ باتھ روم کے جانب بڑھ گیا اور جب نکلا تو فریش دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے گرے ٹکسیڈو میں ملبوس ہمیشہ کی طرح وجیہہ لگ رہا تھا۔ چوڑے کندھے، کسرتی جسم، سیاہ بال گیلے ہو کر ماتھے پر بکھرے تھے جنہیں اب وہ جیل لگا کر سیٹ کر رہا تھا۔ بال سیٹ کرنے کے بعد ریان نے اپنا پسندیدہ پرفیوم ہلکا سا چھڑکا، ڈریسنگ پر رکھی اپنی قیمتی گھڑی اٹھاتے اس نے اپنی مضبوط کلائی میں ڈالی اور ایک آخری نظر اپنے اوپر ڈالی، وارڈروب روم میں آتے

اپنے سیاہ رنگ کے لیدر کے چمچماتے شوز پہننے کے بعد وہ کمرے میں بیڈ سائیڈ ٹیبل کی طرف آیا اور اپنا موبائل، والٹ اور دیگر چیزیں اٹھاتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔ باہر مکمل طور پر روشنی بکھر چکی تھی۔ ایک نئے دن کا آغاز ہو چکا تھا!

وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل کی طرف آیا جہاں علی صاحب اور عمارہ صاحبہ پہلے سے ہی اس کے انتظار میں بیٹھے تھے۔

"اسلام علیکم! گڈ مارننگ!" ریان اپنی جگہ پر بیٹھتے ہلکا سا مسکرایا۔ ان دونوں نے مسکراتے ہوئے اس کو جواب دیا اور تینوں نے ناشتہ شروع کیا۔ جب علی صاحب کچھ سوچتے ہوئے بولے۔

میں سوچ رہا تھا ریاض کو ڈنر پے بلاؤں""۔

"اچھا، کیوں؟" ریان نے بھنویں اچکاتے ہوئے استفسار کیا۔

www.novelsclubb.com

"سیرینا بیٹی کو ڈیل ملی ہے اس وجہ سے اور ویسے بھی ریاض سے ملاقات نہیں ہوئی اتنا عرصہ ہو گیا ہے۔ تو یہ اچھا موقع ہے دونوں فیمیلیز آپس میں بیٹھ کے بات چیت ہی کر لیں گی۔" علی صاحب کے جواب پر ریان، سیرینا کو ڈیل ملی ہے والی بات پر آنکھیں گھما کر رہ گیا۔

"ریاض صاحب کی کوئی بیٹی بھی ہے؟ آپ نے مجھے پہلے کبھی کیوں نہیں بتایا؟" عمارہ صاحبہ جو خاموشی سے بریک فاسٹ کر رہی تھیں بولیں۔

"موقع نہیں ملا ہو گا کبھی بتانے کا۔ ریاض کی ایک بیٹی ہے سیرینا۔ اب ریاض کا بزنس سمبھال رہی ہے اور ایک بڑا بیٹا بھی ہے۔ عمار نے خود کا بزنس شروع کیا ہے۔ ماشاءاللہ سے دونوں بچے کافی ہوشیار ہیں۔" انہوں نے خوش اخلاقی سے بتایا۔ عمارہ صاحبہ مسکرائیں اور ریان کی طرف دیکھا جس کا سارا دھیان بریک فاسٹ کی طرف تھا۔

"واہ ماشاءاللہ! ریان تم نے کبھی نہیں بتایا کے تمہاری پسند کی لڑکی ریاض صاحب کی بیٹی ہے؟" سوال غیر متوقع تھا، اس کا نوالہ حلق میں پھنسا جس پر اس نے کھانستے ہوئے پانی پیا اور ان دونوں نے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ سے کس نے کہا کہ وہ پسند ہے مجھے"؟

"تم نے جواب میں یہ بھی تو نہیں کہا کے وہ تمہاری پسند نہیں ہے"؟

آپ سے کس نے کہا کہ وہ ہے""؟

یہ کہو نہ کے وہ نہیں ہے پسند تمہیں""۔

مام! کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہیں صبح صبح؟"ریان" نے سر جھٹکتے ہوئے کوفت سے کہا اور ٹیشو سے لب صاف کرتے ہوئے اٹھ گیا۔

"ارے میں تو بس ایسے ہی بول رہی تھی، خیر ناشتہ تو سہی سے کر کے جاؤ۔"انہوں نے اس کی پلیٹ کو دیکھتے ہوئے بولا جس میں بچا ہوا بریک فاسٹ تھا۔

"نہیں مام بس، میں اب چلتا ہوں۔اپنی میڈیسنز ٹائم پر لے لیجیے گا۔خدا حافظ۔"اپنے بلیزر کو ٹھیک کرتے وہ جانے لگا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"خداحافظ ! شام کو پھر جلدی آجانا، ریاض کو آج ہی بلا رہا ہوں میں۔" علی صاحب ناشتے سے ہاتھ روکتے ہوئے بولے جس پر ریان نے کہا: "آج ریس ہے ڈیڈ! لیکن کوشش کروں گا کہ جلدی آجاؤں۔" علی صاحب نے گہری سانس لیتے ہوئے محض سر ہلایا تھا۔

علی صاحب کے لاکھ 'ریسنگ کرنا چھوڑ دو' کہنے پر بھی وہ ڈھیٹوں کی طرح بائیک ریسنگ کرتا تھا۔اب وقت کم ملتا تھا لیکن اس نے پھر بھی اپنا پسندیدہ مشغلہ یعنی بائیک چلانا نہیں چھوڑا تھا۔علی صاحب تھک ہار کر اس سے اس بات پر بحث کرنا چھوڑ چکے تھے، جانتے تھے جو کام یا چیز اسے کرنا پسند ہو وہ اس سے کوئی چھڑوا نہیں سکتا تھا۔

"کیا آپ بھی وہی سوچ رہے ہیں جو میں سوچ رہی ہوں؟" ریان کے جانے کے بعد عمارہ صاحبہ علی صاحب سے مخاطب ہوئیں جس پر انہوں نے مسکرا کر عمارہ صاحبہ کو دیکھا تھا اور وہ سمجھ گئی تھیں جواب کیا ہے۔

....

www.novelsclubb.com

وہ گنگناتی ہوئی اپنے بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔ وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھی۔ اس کا کمرہ کافی خوبصورت اور بڑا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے ڈبل سائز بیڈ تھا جس کے سامنے والی دیوار پر ایل ای ڈی لگا ہوا تھا۔ دائیں دیوار گلاس وال کی تھی جس پر گلاس ڈور تھا۔ اس گلاس کے پار ایک خوبصورت سی بالکونی تھی جو کافی چوڑی تھی، ایسی کے اس میں دو آؤٹ ڈور چیرز رکھی تھیں جس کے بیچ میں ایک چھوٹی سی ٹیبل تھی۔ ریلنگ پر فیری لائٹس لگی تھیں جو رات کو جلانے پر روشنی کے ساتھ ساتھ بہت خوبصورت لگتی تھیں۔ فرش پر گرین گھاس جیسا نرم سا قالین بچھا تھا۔ بالکونی سے خان ہاؤس کا وسیع گارڈن دکھ رہا تھا۔ بالکونی کا گلاس ڈور ایسا تھا کے کمرے میں بیٹھا شخص گلاس ڈور کے پار دیکھ سکتا تھا لیکن بالکونی میں کھڑا شخص نہیں۔ بالکونی سے کمرے کے اندر دوبارہ آؤ تو سامنے والی دیوار کے دائیں جانب ایک اور دروازہ تھا جو واک ان وارڈروب تھی اور دیوار کے بائیں جانب ایک خوبصورت سی ڈریسنگ ٹیبل تھی جو اس وقت میک اپ پروڈکٹس سے بکھری ہوئی تھی جس کے سامنے سیرینا اس وقت کھڑی تھی۔ سیرینا نے سفید شرٹ پر سیاہ جینز پہنی تھی اور اس پر سیاہ بلیزر تھا۔ بالوں کو کھلا چھوڑ دیا

www.novelsclubb.com

تھا۔ چہرے پر لائٹ میک اپ تھا اور لبوں پر سرخ لپسٹک۔ وہ باہر جانے کے لیے بلکل تیار لگ رہی تھی۔

کل رات اس نے اپنے ذہن سے تمام غیر مناسب اور فضول خیالات کو جھٹک دیا تھا۔ اس کے بہت سے دوست تھے جو پرینکس کرتے رہتے تھے تو اس نے بھی اسے پرینک سمجھا تھا لیکن سیرینا یہ بات نہیں جانتی تھی کے اس تحریر کو ہلکے میں لینا اس کے لیے کتنی بڑی مشکل لانے والا تھا۔

وہ بریک فاسٹ کرنے کے لیے کمرے سے باہر نکلی اور سیڑھیاں اترتی ہوئی کچن کی طرف گئی جہاں سے زرینا صاحبہ کی آواز آرہی تھی۔

"نائلہ! عمار کے لیے اوملیٹ بنالو۔" زرینا اپنی ملازمہ سے مخاطب تھیں جب سیرینا پیچھے سے انکی گردن کے گرد بازو ڈالتی ہوئی بولی۔

"یہ سہی ہے۔۔۔ اپنے بیٹے کے لیے بنوالیں، میرا کیا، میں تو بھوکی چلی جاؤں گی"۔

www.novelsclubb.com

"میں نے ویسے آج اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنایا تھا لیکن کوئی نہیں۔۔۔۔ تم تو بھوکی چلی جاؤ گی، میں ایسا کرتی ہوں عمار کو کھلا دیتی ہوں"۔

"اچھا اچھا مام! میں مزاق کر رہی تھی، آپ سیریس ہی ہو گئیں۔" اس نے معصومیت سے بولا جس پر زرمینا صاحبہ ہنس دیں اور اسے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھنے کا کہہ کر ملازموں سے جلدی جلدی چیزیں لے کر لگانے لگیں۔ جس پر سیرینا بھی بیٹھنے کو چھوڑ کر ان کے ساتھ چیزیں لگانے لگی۔

وہ دونوں بریک فاسٹ ٹیبل پر لگانے کے بعد بیٹھ گئیں اور ریاض صاحب اور عمار کے آنے کا انتظار کرنے لگیں۔

"ہاں ہاں ہم آجائیں گے۔ ہاں اچھا خیال ہے۔ اوکے خدا حافظ!" سامنے سے ریاض صاحب کسی سے بات کرتے ہوئے آرہے تھے لیکن عمار اب تک نیچے نہیں آیا تھا۔

"مام! بس بہت ہوا، میں شروع کر رہی ہوں۔" سیرینا بیزاری سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"چندا! جاؤ بلا کر لاؤ عمار کو۔" زرمینا صاحبہ نے سیرینا سے کہاں جس پر آنکھیں گھماتے ہوئے بڑبڑائی۔

"اب ان لاڈ صاحب کو نیچے آنے کے لیے بھی انویٹیشن دینا ہو گا، عجیب۔" وہ اٹھ کر اوپر چلی گئی تو ریاض صاحب بولے۔

"علی کا فون آیا تھا۔ کہہ رہا تھا کے آج رات ڈنر پہ ہم ان کی طرف آئیں"۔

"اچھا۔۔۔ سیرینا سے ایک بار پوچھ لیں، پتا تو ہے آپ کو اس کا۔ آئے دن ریان اور اس کی کوئی نہ کوئی جنگ چل رہی ہوتی ہے"۔

"ہاں بات تو ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ، وہ نیچے آئے تو پوچھتا ہوں۔" ریاض صاحب اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے بولے۔

سیرینا، عمار کے سامنے کھڑی اسے شاکی نظروں سے دیکھ رہی تھی جو فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ اس کی ایسی نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے عمار سیرینا کو گھور کر رخ پھیر گیا تو سیرینا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بھی اس کی پشت کو گھور کر دیوار میں سجے بک شیلف کی کتابیں ٹھیک کرنے لگی البتہ کان وہیں تھے۔

"ہاں فریحہ میں آفس میں آکر بات کرتا ہوں اس معاملے پر۔"اس نے کال کٹ کی تو سیرینا اس کے سامنے آئی۔

جی فرمایئے محترمہ""۔

"کس سے بات کر رہے تھے؟ کہیں کوئی چکر وکر تو نہیں چل رہا"؟

"کیوں اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور ڈالتی ہو میری جان؟"عمار اس کے گال کو زور سے کھینچتے ہوئے بولا جس پر سیرینا اسے گھورتے ہوئے چیخی تھی۔

"کیا مسئلہ ہے بندر۔" وہ اس کے کندھے پر مکا رسید کرتے دانت پے دانت جمائے بولی۔

"چوبیس گھنٹے فون پر لگے ہوتے ہو مجھے یقین ہے تمہارا کوئی"۔۔۔۔

"ہاں ہاں ٹھیک ہے! اب نیچے چلو، بہت فضول بولنے لگی ہو۔" عمار اسے کندھے سے پکڑ کر نیچے لاتے ہوئے بولا جس پر اسے سیرینا خون خوار نظروں سے گھور رہی تھی۔

"کہاں رہ گئے تھے؟ سیرینا میں نے آپ کو عمار کو بلانے کے لیے بھیجا تھا یا وہیں بیٹھ جانے کے لیے؟" وہ دونوں نیچے آئے تو زرمینا صاحبہ نے طنزیہ کہا۔

"مام آپ کا بیٹا ہی فون پر لگا ہوا تھا۔ میں کیا کرتی؟" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولتی بریک فاسٹ سے انصاف کرنے لگی۔

"اچھا۔۔۔ سیرینا بیٹے آج جانا نہیں ہے آفس؟ دیر نہیں ہو گئی؟" ریاض صاحب نے سیرینا کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا تو سیرینا نے نفی میں سر ہلایا۔

"آج نہیں جا رہی آفس ڈیڈ، ماہا کی طرف جاؤں گی۔ اس کی مام کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے سوچا مل لوں ان سے۔" اس نے سنجیدگی سے جواب دیا جس پر ریاض صاحب نے سر ہلایا۔

"ہاں تم ہو کر آؤ وہاں سے۔ ویسے آج ڈنر پر بلایا ہے علی نے سب کو۔" انہوں نے لہجے کو سرسری رکھتے ہوئے کہا تھا۔ سیرینا نے انہیں ناسمجھی سے دیکھا۔

کون علی ڈیڈ"؟

"علی، ریان کے والد۔ تمہیں اتنی بڑی ڈیل مل گئی ہے اسی خوشی میں اس نے سوچا کہ کیوں نہ اسے سیلیبریٹ کیا جائے اور کافی ٹائم ہو گیا ہے میں بھی نہیں مل پایا اس سے تو اسی لیے اس نے ہمیں آج ڈنر پر بلا لیا۔" انہوں نے تفصیلی بتایا تو سیرینا سر اثبات میں ہلاتی بریک فاسٹ کرنے لگی۔

"چلو گی نا؟ دیکھو سیرینا میں نہیں چاہتا کے آپ انکار کر دو، انہوں نے پہلی بار اپنے گھر پر آنے کی دعوت دی ہے۔" اس سے پہلے وہ کچھ بولتی انہوں نے پہلے ہی اسے انکار کرنے سے روک دیا۔ سیرینا نے مدد طلب نظروں سے عمار کو دیکھا تو اس نے آنکھیں جھپک کر اسے تسلی دی تو وہ خوش ہوتے ہوئے پر سکون ہو گئی۔

"ڈیڈ! آپ فکر نہ کریں، میں سیرینا کو وہاں جانے کے لیے منا لوں گا، جو بھی ہے علی انکل آپ کے اتنے قریبی دوست ہیں۔ انہوں نے خود بلایا ہے اور ہم نہ جائیں ایسا ہو سکتا ہے کیا؟" وہ چاشنی گھلے لہجے میں بولتا سیرینا کو جلا کے راکھ کر گیا۔

www.novelsclubb.com

"سیرینا میرے کہنے سے مان جائے گی۔بس ڈنر پر ہی تو جانا ہے اور کیا پتا آپ کا دشم۔۔۔ میرا مطلب ہے ریان وہاں ہو ہی نہیں۔" زرمینا صاحبہ پیار بھرے لہجے میں سیرینا کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولیں۔

"اف! اچھا ٹھیک ہے، دیکھوں گی۔" سیرینا ٹالنے والے انداز میں بولی۔

"مطلب جاؤ گی، گڈ۔" عمار چیئر سے اٹھتے ہوئے بولا لیکن سیرینا کی طرف سے کوئی رسپانس نہیں آیا جس کا مطلب تھا وہ ناراض ہو گئی ہے، وہ مسکراہٹ ضبط کیے اس کی چیئر کی طرف آیا۔

"تم ڈرائیور کے ساتھ ماہا کے گھر جانا واپسی پر میں لینے آؤں گا تمہیں"۔

"میری مرضی میں خود ڈرائیو کر کے جاؤں یا ڈرائیور کے ساتھ جاؤں تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ غصے سے بولتی اٹھ گئی اور اپنا سیاہ بیگ اٹھاتے ہوئے کندھے پر ڈالنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے سوچا تھا آئسکریم کھالیں گے واپسی پر لیکن جیسے تمہاری مرضی۔" وہ کندھے اچکاتے پیچھے ہٹا۔

"بچی نہیں ہوں جو آئسکریم کھانے سے مان جاؤں گی۔" وہ دانت پر دانت جمائے بولی اور زرمینا اور ریاض کو خدا حافظ کرتی چلی گئی۔ عمار نے سیرینا کی پشت کو دیکھتے گہری سانس لی۔

اس کی رینا واقع بڑی ہو گئی تھی۔

"بیٹا وہ خود ہی مان جائے گی، آپ فکر نہیں کرو۔"

"جی ڈیڈ جانتا ہوں، خیر میں چلتا ہوں، آپ لوگ ڈنر پر پہلے چلے جایئے گا میں آفس سے واپسی میں رینا کے ساتھ ہی علی انکل کے گھر پہنچ جاؤں گا۔ خدا حافظ۔"

چلو ٹھیک ہے، خدا حافظ۔" ان دونوں نے اسے جاتے ہوئے دیکھا اور خود بھی اٹھ گئے۔

•••••••••••••••

وہ اپنے آفس کے کشادہ میٹنگ روم میں موجود یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔میٹنگ روم اس وقت خالی تھا۔وہاں صرف ریان تھا اور اس کا اسسٹنٹ جو نظریں زمین پر گاڑے کھڑا تھا۔ جانتا تھا ریان کا دماغ اس وقت گھوما ہوا ہے،ایک غلط حرکت اور سب ختم۔

"میں نے کیا کہا تھا کہ مسٹر ولیم کے ساتھ میرا میٹنگ کرنا بہت امپورٹنٹ ہے۔۔۔کہا تھا یا نہیں؟"ریان آہستگی سے بولتے آخر میں دھاڑا۔ماتھے پر ان گنت بل،جبڑے بھینچے ہوئے،بال ماتھے پر بکھرے ہوئے،آنکھیں سرخ،وہ سخت غصے میں دکھ رہا تھا۔

"س۔۔۔سر!مسٹر ولیم کو ارجنٹلی جانا تھا اسی لیے وہ کل ہی چلے گئے تھے لیکن ان کے اسسٹنٹ نے مجھے آگاہ نہیں کیا تھا اسی لیے مجھے نہیں پتا تھا کے وہ میٹنگ چھوڑ کر جا چکے ہیں۔" معاذ نے ہمت کرتے ہوئے بتایا،جانتا تھا ریان اگر غصے میں ہو تو پورا دن وہ سولی پر لٹکے ہوتے ہیں۔ریان نے اس کی بات سن کر مزید غصے سے اسے گھورا اور آنکھیں بند کرتے ہوئے گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی۔چند لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"مسٹر ولیم کو کال کروان کے پرسنل نمبر پر اور بتادو ریان ان کے ساتھ اب کوئی ڈیل نہیں کرنا چاہتا۔" کچھ دیر بعد ریان نے خاموشی کو توڑتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔ معاز نے حیرانی سے اسے دیکھا جو اچھی بھلی ڈیل کو عباد کے بقول اتنی ذرا سی بات پر ختم کو رہا تھا۔

"لیکن سر آپ اپنا بزنس باہر سیٹل کرنا چاہتے ہیں تو مسٹر ولیم کے ساتھ کام کرنا بہت ضروری ہے"۔

"آئی ڈونٹ کیئر!" وہ جو غصہ قابو کر رہا تھا دوبارہ غرایا۔ پھر بغیر ایک غلط نگاہ اس کی جانب ڈالے لمبے لمبے ڈگ بھرتا میٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔ معاز بھی اپنی پیشانی مسلتے ہوئے روم سے نکلتے اپنے کیبن کی جانب بڑھ گیا۔ اپنی چیئر پر بیٹھتے ہوئے اس نے اپنے نمبر سے مسٹر ولیم نامی شخص کو کال لگائی، بیل جارہی تھی لیکن کوئی کال پک نہیں کر رہا تھا۔ اس نے دوبارہ کال ملائی اس بار دو، تین بیل کے بعد کال اٹھالی گئی تھی۔

ہیلو؛ کون بات کر رہا ہے؟" دوسری طرف سے کسی نے صاف انگریزی میں بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہیلو مسٹر ولیم! میں معاز، ریان سر کا اسسٹنٹ بات کر رہا ہوں۔ سر ریان کا پیغام آپ تک پہنچانا تھا۔" اس نے بھی انگریزی میں بات کا آغاز کیا۔

"اچھا۔۔۔ لیکن یہ میرا پرسنل نمبر ہے میرے ذاتی استعمال کے لیے، آپ میرے اسسٹنٹ کو کال کر کے بتا دو، میرا شیڈول اسے پتا ہوتا ہے"۔

"سر میں جانتا ہوں یہ آپ کا پرسنل نمبر ہے، ریان سر نے آپ کو پرسنلی کال کرنے کو کہا تھا۔ ریان سر کہہ رہے تھے کے اب وہ آپ کے ساتھ کوئی ڈیل نہیں کرنا چاہتے"۔

"واٹ؟" دوسری طرف مسٹر ولیم کو حیرانی کا جھٹکا لگا تو وہ بے اختیار تیز آواز میں بولے۔

"ریان ایسا کیوں کہے گا؟ مجھے یقین نہیں آ رہا، اب تو ہم لوگوں کی لاسٹ میٹنگ تھی، اس کے بعد یہاں کام شروع ہو جاتا، ریان ایسا کیوں کہہ رہا ہے؟ کیا میری اس سے بات ہو سکتی ہے؟" وہ انگریزی میں جلدی جلدی بول رہے تھے معاز کے ماتھے پر بل آئے۔

"کیا مطلب کیوں کریں گے سر ایسا؟ آپ کے اسسٹنٹ نے میٹنگ کو فکس کرنے کے بعد یہ بتانا اپنا کام نہیں سمجھا کے آپ واپس لندن جا چکے ہیں؟ کل ریان سر ریسٹورنٹ میں بیٹھے

آپ کا انتظار کر رہے تھے اور ہمیں اس بات کا علم ہی نہیں تھا کے آپ یہاں سے جا چکے ہیں۔ ریان سر ان پروفشنل لوگوں کے ساتھ کام کرنا پسند نہیں کرتے اور وہ اس نہ ہوئی ڈیل کو کینسل کر چکے ہیں۔" معاز نے جیسے بات ہی ختم کر دی۔ مسٹر ولیم نے نا سمجھی سے اس کی بات سنی اور پھر بولے۔

"مجھے ارجنٹلی واپس یہاں آنا پڑا۔ اٹ واز ریلی امپورٹنٹ لیکن مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ میرے اسسٹنٹ نے ریان تک یہ خبر نہیں پہنچائی ہو گی۔ آپ میری ریان سے ایک بار بات کروائیں میں اس معاملے کو سیٹل کر دوں گا۔" ولیم نے پریشانی سے بولا تو معاز نے سر ہلایا۔

"مسٹر ولیم میں بھی یہی چاہتا ہوں، ریان سر کا خواب ہے اپنے بزنس کی برانچز کو باہر تک پھیلانا لیکن وہ فیصلہ لے چکے ہیں اور ان کی بات پتھر پے لکیر کی مانند ہوتی ہے"۔

"آئی نو۔۔۔ لیکن میں ریان کو اپنی مجبوری بتاؤ گا تو وہ مان جائے گا"۔

"او کے، میں ریان سر سے پوچھ کر آپ کو میسج دے دوں گا"۔

"او کے۔" ولیم نے کہا تو معاز نے الوداعی کلمات کہتے کال کاٹ دی۔

کال کٹ کرنے کے بعد وہ اٹھا، اب اس کا رخ ریان کے روم کی جانب تھا۔

....

"آیا کرو ادھر، تم آجاتی ہو تو رونق ہو جاتی ہے گھر میں۔" ماہا کی والدہ حفصہ صاحبہ نے اپنے نزدیک بیٹھی سیرینا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دی۔

"یہ تو آپ کا پیار ہے آنٹی، بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر ہم تینوں ڈنر پر چلیں گے۔" وہ خوشی سے بولی، چائے کی ٹرے ہاتھ میں لاتی ماہا اس کا جوش دیکھ کر مسکرا دی اور ٹرے کمرے میں رکھی لکڑی کی ٹیبل پر لا کر رکھتے ہوئے وہیں صوفے پر بیٹھ گئی۔

"ہاں کیوں نہیں، میں تو خود گھر کی چار دیواری دیکھتے دیکھتے بور ہو گئی ہوں"۔

"اوکے۔۔۔ بس پھر جلدی سے اپنی طبیعت سیٹ کریں پھر چلیں گے۔ کتنا مزا آئے گا نا"۔

"آپ دونوں اپنی پلیننگز بعد میں بنائیے گا، پہلے چائے پی لو سیرینا اور اماں آپ کی دوائی کا ٹائم ہو رہا ہے وہ لے کر آرام کریں۔" ماہا کو پتا تھا وہ دونوں خاموش نہیں ہوں گی اسی لیے بیچ میں

بولتے ہوئے اٹھی اور سائیڈ ٹیبل سے دوائیاں اٹھا کر حفصہ صاحبہ کو دیں اور جگ سے پانی نکال کر انکے ہاتھ میں پکڑایا تو انہوں نے دوا لی۔

"چلیں ایسا کریں اب آپ آرام کرلیں میں اور ماہا باہر بیٹھ جاتے ہیں۔" سیرینا ان کے پاس سے اٹھی اور ان کو لیٹاتے ہوئے بولی۔ وہ لیٹ گئیں تو وہ دونوں باہر آ گئیں۔ باہر چھوٹا سا صحن تھا جو مختلف خوبصورت گملوں سے سجا تھا۔ ان کا گھر چھوٹا ضرور تھا لیکن صاف ستھرا اور خوبصورت سا تھا۔ وہ لوگ ماہا کے کمرے میں آ گئے جو کافی اچھا سیٹ تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے ایک میڈیم سائز لکڑی کا بیڈ تھا جس کے دائیں بائیں لکڑی ہی کی سائیڈ ٹیبلز تھیں۔ کمرے کے دائیں جانب سائیڈ میں باتھ روم کا دروازہ تھا اور ایک سائیڈ پر لکڑی ہی کی ٹیبل اور کرسی تھی۔ اور بائیں جانب والی دیوار کے ایک کونے میں ڈریسنگ ٹیبل تھی اور ایک کونے میں الماری تھی۔ غرض اس کمرے میں تمام فرنیچر لکڑی کا تھا اور بہت خوبصورت اور نفیس تھا۔ کمرے میں لائٹ کلر کا پینٹ ہوا تھا۔ ماہا کا کمرہ چھوٹا تھا لیکن اسکی سیٹنگ ایسی ہوئی تھی کہ وہ کھلا کھلا سا لگ رہا تھا۔ وہ دونوں بیڈ پر چڑھ کر بیٹھ گئیں۔ ماہا نے چائے کا کپ اس کے ہاتھ میں پکڑایا۔

www.novelsclubb.com

"کل کا ڈنر کیسا گزرا؟" ماہا نے بھنویں اچکائے سیرینا کو دیکھتے پوچھا ساتھ پلیٹ میں رکھا بسکٹ اٹھالیا۔

"اچھا گزرا، آئی انجوائڈ الوٹ۔" چائے کی سپ لیتے ہوئے وہ سکون سے اس کو کل کی ہر چیز بتانے لگی سوائے اس "پرینک" کے۔

"یار تمہیں پتا ہے آج علی انکل، ریان کے ڈیڈ نے ہمیں ڈنر پر بلایا ہے۔" وہ گندا سا منہ بناتے ہوئے بولی۔ ماہا نے اس کے تاثرات غور سے دیکھے۔

"بس کرو سیرینا! اتنی گندی شکلیں تو نہ بناؤ، صرف ڈنر پر ہی تو بلایا ہے، رشتہ تھوڑی مانگ لیا ہے جو اتنی سڑی ہوئی شکلیں بنا رہی ہو۔" وہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولی تو سیرینا نے چائے کا کپ ٹرے میں پٹختے ہوئے بولا۔

"تمہارے منہ میں خاک! کبھی اچھی بات بھی نکال لیا کرو، اتنا فضول بولنے کے پیسے ملتے ہیں تمہیں"؟

www.novelsclubb.com

"اپنی حرکتیں سدھار لو پھر نہیں بولوں گی اتنا، پتا نہیں کیسا بیر پال لیا ہے تم نے ریان کے خلاف"۔

"تم ہمیشہ اس کی حمایتی کیوں بنتی ہو؟" ایک تو اسے یہ سمجھ نہیں آتا تھا کے ماہا اس کی دوست ہونے کے باوجود ہمیشہ ریان کا ساتھ کیوں دیتی ہے؟

"تم اپنے---" وہ کچھ بول ہی رہی تھی جب گھر کے دروازے پر دستک ہوئی تو اسے رکنے کا کہتے اٹھ کر دروازہ کھولنے کے لیے باہر آئی۔

"ارے بھئی توڑو گے کیا آ رہی ہوں، صبر کر لو۔" دروازے پر ہونے والی دستک کی آواز تب ہی رکی جب ماہا نے دروازہ کھولا۔

"ارے آپ؟ اسلام علیکم! کیسے ہیں آپ؟" سامنے عمار کو کھڑا دیکھ اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔ دل یک دم عجیب انداز سے دھڑکا۔ عمار مسکراتے ہوئے نگاہیں نیچے کر گیا۔ ماہا نے اسے اندر بلایا۔

www.novelsclubb.com

"وہ دراصل رینا ناراض ہے مجھ سے، میں اس کو جب تک منا نہ لوں مجھے سکون نہیں ملنے والا۔" وہ آہستگی سے بولا تو ماہا سر پر دوپٹہ درست کرتے ہوئے مسکرا دی۔

"اوہ میں سمجھ گئی۔ سیر رینا اس کمرے میں ہے۔ آپ جائیں میں پینے کے لیے کچھ لاتی ہوں۔" اس نے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا کر اس جانب بڑھ گیا، پیچھے ماہا نے گہری سانس لیتے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔ دل تو ایسے دوڑ رہا تھا مانو ابھی سینہ چیرتے باہر آ جائے گا۔

"کالم ڈاؤن ماہا"۔

....

اس نے دروازے پر ناک کیا اور اندر سے آتی "کم ان" کی آواز پر وہ دروازہ کھولتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ سامنے ریان اپنی پاور سیٹ پر براجمان لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا، چہرہ سنجیدگی لیے ہوئے تھا۔ بھنویں جوڑے وہ مصروف نظر آ رہا تھا۔

"وہ سر میری بات ہو گئی ہے مسٹر ولیم سے ان کا کہنا ہے کے انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کے ان کے اسسٹنٹ نے ہم تک یہ میسج نہیں پہنچایا۔وہ کہہ رہے تھے کہ ان کو ارجنٹلی جانا پڑا، آپ ایک بار ان سے بات کریں پھر جو آپکا فیصلہ۔"اس نے آہستگی سے ساری بات بتائی تو ریان نے سر ہلایا۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا، جو میں کہہ چکا ہوں وہ کہہ چکا۔"سنجیدگی سے بولا گیا۔

لیکن سر اگر آپ اجازت دیں تو کچھ بولوں؟"اس نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

"میں نے کتنی بار کہا ہے اپنی رائے دینے کے لیے مجھ سے اجازت مت مانگا کرو"۔

"وہ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ ریان سر آپ میرے بڑے بھائیوں جیسے ہیں، میں جانتا ہوں آپ کمپنی کی برانچ کو باہر تک بڑھانا چاہتے ہیں اور یہ آپ کا خواب ہے۔ایک بار مسٹر ولیم کو موقع دے دیں اگر ان کی بات میں وزن نہ ہوا تو پھر جو آپ کہیں۔"ریان اسے خاموشی سے سن رہا تھا۔

"میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں لیکن کام کے وقت پر وفیشنل رہنا ہی آپ کی اس کام کے لیے سنجیدگی دکھاتا ہے۔ یہ غلطی کوئی چھوٹی غلطی نہیں ہے، میں نے وہاں کافی دیر انتظار کیا تھا۔ چلو ٹھیک ہے آئی انڈرسٹینڈ کے انہیں کسی وجہ سے جلدی جانا پڑا ب ٹ داتھنگ اس دیٹ کے ان کے اسسٹنٹ یا انہیں پورے چوبیس گھنٹے بعد بھی علم نہیں ہوا؟" ریان نے اپنی عادت کے خلاف جاتے ہوئے اسے پوری بات ڈیٹیل میں سمجھائی تو اس نے سر جھکاتے ہوئے آہستگی سے بولا۔

"وہ تو میں سمجھ گیا لیکن کیا آپ میری بات نہیں مان رہے؟" اس نے بہت معصومیت سے پوچھا جس پر ریان نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

www.novelsclubb.com

معاز، ریان سے تین سال چھوٹا تھا مطلب بیس سال کا ایک نوجوان، وہ دکھنے میں اپنی عمر سے اور بھی زیادہ چھوٹا لگتا تھا۔ ریان نے معاز کی مدد اس وقت میں کی تھی جب اس کے والد کی حالت ایک ایکسیڈنٹ کے باعث کافی ناساز تھی اور ڈاکٹروں نے انہیں فوری علاج کا کہا تھا لیکن معاز کے پاس اس وقت کچھ نہیں تھا۔ تب ریان نے اس کی قابلیت دیکھتے ہوئے جاب پر رکھنے

کے ساتھ ساتھ اس کی ہر چیز میں مدد کی تھی اور تب سے اب تک وہ ریان کے اسسٹنٹ کی پوسٹ پر آ گیا تھا اور تب سے وہ ریان کے لیے دل سے دعائیں کرتا تھا کہ اس کے سارے خواب پورے ہو جائیں۔ریان اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"اب تم نے مجھے اپنا بھائی کہہ دیا ہے تو تمہاری بات کو ایک موقع دے دیتے ہیں"۔

"یعنی میں جا کر مسٹر ولیم کو بول دوں کہ آپ ان سے بات کرنے کے لیے تیار ہیں"؟

"ہاں جاؤ بول دو لیکن کل کا بولنا،میں ابھی جا رہا ہوں کل صبح کا ٹائم دے دو انہیں۔"وہ اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے اٹھا جس پر چار بج چکے تھے۔اپنا بلیزر پہنتے ہوئے اس نے ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھایا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔معاز بھی مسٹر ولیم کو اطلاع دینے کے لیے اپنے کیبن کی جانب بڑھ گیا۔

....

"کہاں رہ گئی تھی۔۔۔"وہ دروازے کی طرف دیکھ کر بول ہی رہی تھی جب عمار کو اندر آتا دیکھا تو اسے گھورتے ہوئے اٹھی اور تیز آواز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"ماہا تم نے کب سے کسی کو بھی اندر آنے دے دیا ہے؟" لفظ "کسی" پر زور دے کر عمار کو گھورتے ہوئے بولا۔

"اوہ تو میرا بچہ اتنا ناراض ہے کہ اپنے اکلوتے بھائی کو کسی کر دیا۔" عمار سیرینا کے قریب آ کر اس کے گال کھینچتے ہوئے بولا۔ جس پر سیرینا نے عمار کے ہاتھوں پر چپت لگائی۔

"زیادہ مجھ سے فری نہ ہو، یہاں کیوں آئے ہو، جاؤ یہاں سے"۔

"تمہارے لیے آیا ہوں چندا، پہلے ہم آئسکریم کھائیں گے پھر لانگ ڈرائیو پر چلیں گے اور اس کے بعد چھ، سات بجے تک ریان کے گھر جائیں گے۔ مام ڈیڈ پہلے چلے جائیں گے، میں نے انہیں کہہ دیا تھا۔" عمار اس کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بولتا ہوا بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔

"میں کہیں نہیں جا رہی ہوں، جاؤ تم اپنے ریان کے گھر سو کالڈ ڈنر پر۔" سیرینا چلتی ہوئی اس کے سامنے آتے ہوئے کمر پر ہاتھ جمائے بولی۔

"رینا میری جان! جانا تو پڑے گا۔ ڈیڈ ہمارے لیے کتنا کچھ کرتے ہیں، کیا تم ان کے لیے بھی نہیں جا سکتی؟" عمار آہستگی سے بولا۔

"میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی، بہتر ہے یہاں سے چلے جاؤ تم"۔

"پھر کس کے ساتھ جاؤ گی"؟

"اپنی کار میں آئی ہوں، اسی میں جاؤں گی"۔

"اوہ سوری! میں نے تمہاری کار بھجوا دی ہے ڈرائیور کے ہاتھ۔" عمار نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے مسکینیت سے کہا تھا۔ سیرینا کا غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا۔

"کیا مسئلہ ہے تمہیں؟ کیوں کیا ایسا ہاں؟" سیرینا تقریباً چلائی تھی، اندر آتی ماہا نے اسے گھورا جس پر اس کا والیم کم ہوا۔

"یہ لیں عمار آپ کافی پئیں، اس کو میں دیکھتی ہوں۔" ماہا نے کافی کی ٹرے عمار کے جانب بڑھائی تو عمار نے کپ اٹھالیا اور سیرینا کے جانب دیکھا جو اب بیڈ کی دوسری سائیڈ سے اوپر چڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔

"پلیز اس کو سمجھاؤ، علی انکل نے پہلی بار ہم سب کو بلایا ہے ڈنر پر اور اس کے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے۔" عمار ماہا کو ایک نظر دیکھ کے سیرینا کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں کوئی نخرے نہیں دکھا رہی ہوں، بولا ہے نہ کہ جا رہی ہوں، زیادہ میرا دماغ خراب مت کرو۔" سیرینا عمار کو دیکھ کم گھورتے ہوئے بولی جس پر ماہا کے ماتھے پر بل آئے۔

"رینا! بڑے بھائی ہیں عمار تمہارے، یہ کیسے بات کر رہی ہو؟" ماہا کی بات سن سیرینا آنکھیں گھماتے خفگی سے ہاتھ سینے پر باندھ گئی۔

"بڑا بھائی مائے فٹ۔" ماہا نے سیرینا کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی وہ بس نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔ جانتی تھی سیرینا ڈھیٹ تھی، کبھی وہ نہیں کرتی تھی جو دوسرا اسے بولے۔

"اچھا چلو رینا اب چلیں، چار تو ایسے ہی بج گئے ہیں، ہمیں چھ، سات تک پہنچنا ہے وہاں۔" عمار کافی کا کپ ٹرے میں واپس رکھ کر اٹھا تو سیرینا بھی چاہتے ناچاہتے اٹھ گئی اور ماہا سے گلے ملتے ہوئے عمار کے ساتھ باہر کی جانب چلی گئی۔ ماہا نے دروازے تک ان کو چھوڑا اور جب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے تو اس نے دروازا بند کر دیا اور گہری سانس لیتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

•••••••••••••

اس نے گاڑی اسلام آباد کے ایک خوبصورت اور سیدھی روڈ پر بہت سی گاڑیوں کی لین کے بیچ پارک کر دی اور گاڑی سے باہر اتر کر چاروں اطراف نظر دوڑائی۔ بہت سے لڑکے اور لڑکیاں گروپس میں کھڑے آپس میں زور و شور سے باتیں اور قہقہے لگانے میں مصروف نظر آئے۔ وہ اس وقت اسپوٹ پر موجود تھا۔ آج ایک کاپیٹیشن تھا بلکہ ریان کے لیے یہ کاپیٹیشن کم چیلینج زیادہ تھا اور جس کے ساتھ تھا وہ سامنے سے چلتا ہوا ریان کی جانب ہی آ رہا تھا۔

"ہاں تو پھر تیار ہو؟" سامنے کھڑے شخص نے ماتھے پر گرے اپنے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے غلط بندے سے پنگا لیا ہے لڑکے۔" ریان ہنستے ہوئے بولا، ایسے جیسے اس لڑکے کی ہار کو سوچ کر ہنسا ہو۔ سامنے کھڑے لڑکے نے جبراً مسکراتے ہوئے ریان کو دیکھا۔

"جلد یا بدیر تمہیں میری جیت سے اس بات کا اندازہ تو ہو ہی جائے گا کہ کس نے غلط انسان سے پنگا لیا ہے"۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کوئی چانس نہیں ہے تمہارے جیتنے کا۔ تمہارے جیتنے کا خواب صرف خواب ہی رہ جائے گا۔" ریان نے ایک آئیبر واچکاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھتے ہوئے ارینا کی بلڈنگ کی جانب بڑھتے ہوئے چینجنگ روم میں آگیا۔ پیچھے وہ لڑکا ضبط سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔

"تم آگئے، میں کب سے انتظار کر رہا تھا۔" جہاں ریان ہو وہاں عباد نا ہو ایسا ہو سکتا ہے کیا؟ ریان کمرے میں آیا تو سامنے ہی عباد سفید شرٹ پر آسمانی رنگ کی جینز پہنے اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔ ریان بس ایک نظر عباد پر ڈال کے اپنے لاکر کے جانب بڑھ گیا اور اپنے کپڑے وہاں سے نکالنے لگا۔ عباد کو جواب نہیں ملا تو اس نے دوبارا بولا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا"؟

"ڈیڈ نے آج ریاض انکل کو اپنی فیملی کے ساتھ ڈنر پر بلایا ہے۔" ریان گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔

"تو"؟

"تو یہ کے وہ محترمہ بھی آئیں گی"۔

"تو؟"ریان نے گھور کر اس نمونے کو دیکھا جس کا "تو" ختم نہیں ہو رہا تھا۔

"م۔۔میرا مطلب اول تو مجھے لگتا نہیں کے وہ آئے گی، دوسرا اگر آ بھی گئی تو کونسا تجھے اس کے ساتھ بیٹھ کے 'کون بنے گا پاکستان کا اگلا وزیر اعظم' پر ڈسکشن کرنی ہے۔"عباد سکون سے کہتے چینجنگ روم کے بیچ و بیچ رکھے کاؤچ پر بیٹھ گیا۔

"مجھے لگتا ہے وہ آئے گی، اسے آنا چاہیے۔"ریان بھی گہری سانس لیتے ہوئے عباد کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"اسے آنا چاہیے؟"

"یہ ہارس کی اتنی باچھیں کیوں کھلی ہوئی ہیں؟"ریان نے غصے سے پوچھا تو عباد نے سر جھٹکا۔

"ایک ہار کی مار ہے یہ چھچھوندر"۔

www.novelsclubb.com

"آج اسے دکھاؤں گا کہ ریان علی شاہ ہے کون۔" وہ غیر مرئی نقطے پر نظریں ٹکائے کہتے ساتھ اٹھا اور باتھ روم کے جانب بڑھ گیا اور کچھ دیر بعد جب باہر آیا تو سیاہ ہاف آستین کی شرٹ پر سیاہ ہی جینز پہنے وہ بلکل مختلف لگ رہا تھا۔ سیاہ بال ماتھے پر ایسے ہی بکھرے ہوئے تھے جنہیں اس نے سیٹ کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ ہاف آستین سے اس کے کسرتی بازو جھلک رہے تھے۔ وہ بلاشبہ ہمیشہ کی طرح کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔

کسرتی جسم کا حامل، سڈول، ہینڈسم سا ریان علی شاہ!

"چلیں؟" موبائل سائیلنٹ پر کر کے جیب میں رکھتے ہوئے ریان نے عباد سے کہا تو وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھ گیا اور اس کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں باہر پہنچے تو کل چار لڑکے اپنی ہیوی بائیکس کو روڈ کے بیچ ایک جیسی پوزیشن پر رکھ رہے تھے۔ ریان اپنی بائیک کی جانب بڑھا لیکن رک کر پیچھے دیکھا تو عباد وہیں کھڑا دکھا۔ ریان نے ناسمجھی سے عباد کی جانب دیکھا اور اسے آنے کا اشارہ کیا تو عباد وہیں کھڑے کھڑے بولا۔

"آج میں نہیں لگا رہا ریس، تو جا میں بس دیکھوں گا۔" ریان کندھے اچکاتے ہوئے اپنی بائیک

کی جانب بڑھ گیا تو عباد بھی روڈ کے سائیڈ پر ان لوگوں کے بیچ کھڑا ہو گیا جو اس ریس کو دیکھنے والے تھے۔

ریان اپنی سیاہ چمچماتی بائیک کے قریب آتے ہینڈل پے رکھا ہیلمٹ اٹھا کر پہننے لگا اور اپنی بائیک کو لیے پوزیشن پر کھڑا کرتے ہوئے آگے کے روڈ کو غور سے دیکھنے لگا۔ ریان کے سائیڈ میں ہی ہارس نے جگہ لی۔ دونوں کی نظریں ملیں، ایک کی نظر میں چیلنج تھا، دوسرے کی نظروں میں انتہا کی سنجیدگی۔ اچانک مائیک سے کسی کی بلند آواز آئی۔

"اوکے۔۔۔ ریڈی بائیکرز؟ تین راؤنڈز لگانے ہیں۔ جو تیسرا راؤنڈ کمپلیٹ کر کے یہاں پہلے پہنچا وہ ونر ہو گا۔ شروع کریں؟" سب کا شور "ہاں" میں گونجا۔

"ایک"

)اس نے بائیک کے کک اسٹینڈ کو ہٹایا(

"دو"

)اس نے بائیک کے اگنیشن میں چابی لگائی(

www.novelsclubb.com

"تین"

)اس نے سٹارٹ بٹن کو پریس کیا(

"چار"

)اس نے تھراٹل کو ہلکا سا گھمایا جس سے بائیک کی مخصوص آواز گونجی(

"پانچ"

)اس نے دوبارا تھراٹل کو گھما کر سامنے نظریں جمائیں(

"گو"

)اس نے آہستگی سے کلچ کو چھوڑ کر ایکسلیریٹر پر زور ڈالا(

مائیک پر بولتے شخص نے یہاں "گو" بولا وہاں فراٹے سے بائیکس دھواں اڑاتے آگے بڑھیں۔

ریان نے سپیڈ تیز کی،ہاتھوں کی گرفت ہینڈل پر کافی مضبوط تھی جس کے باعث ہاتھوں کی نسیں واضح ہورہی تھیں۔ کبھی ہارس آگے جارہا تھا تو کبھی ریان۔اسی میں دوراؤنڈ پورے ہوئے۔یہ تیسرا راؤنڈ تھا،ریان نے ایک نظر خود سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے ہارس کو دیکھا پھر کچھ سوچ کر اسپیڈ تھوڑی کم کی جس کی وجہ سے ہارس کی بائیک تھوڑی آگے نکلی،ہارس نے ریان کی بائیک کی اسپیڈ کو کم ہوتے نا سمجھی سے ایک نظر دیکھا،ہیلمٹ کے پیچھے ریان کے لب مسکرائے۔آگے کٹ کا فاصلہ نوٹ کر کے ریان نے اچانک سپیڈ تیز کی اور ایک دم وہاں سے کٹ مارا،ہارس جو ریان سے آگے نکلنے کی وجہ سے پرجوش دکھائی دے رہا تھا اس کی آنکھیں باہر آئیں،بائیک کا توازن بگڑا اور اپنے سے آگے کسی کی نکلتی ہوئی بائیک پر ہارس کی بائیک لگی،جس کی وجہ سے اس کی بائیک گری ہی گری ساتھ اس معصوم کی بھی گری تھی۔ان سب میں ریان کافی آگے بڑھ چکا تھا اور اسپیڈ تیز کرتے ہوئے فنیشنگ لائن عبور کرتے بریک لگایا۔لوگوں کا شور ایک دم بلند ہوا تھا۔

"میں جانتی تھی ہمارا چیمپئن ہی جیتے گا"۔

"ریان جیت گیا"۔

"ہارس نے ریان سے پنگا لے کر غلطی کی"۔

"ریان وی لو یو"۔

"ہمیشہ کی طرح ریان جیت گیا"۔

کافی لوگوں کی آواز گونجیں۔ بائیک سے اترتے ہوئے اس نے اپنا ہیلمٹ اتارا اور بالوں کو ماتھے سے پیچھے کرتے ہوئے ایک نظر سب پر ڈالی اور دلکشی سے مسکرا دیا۔ ہر بار کی طرح اس بار بھی ریان ہی چیلنج میں فاتح ہوا۔ عباد ریان کے قریب چلتے ہوئے آیا اور اس سے ایسے گلے ملا جیسے وہ ورلڈ وار تھری لڑ کے آیا ہو۔

"جانتا تھا میں تو ہی جیتے گا۔" اس نے جوش سے بولا۔ ریان کے لب مسکرائے لیکن پھر بھی وہ اپنے آپ کو یہ کہنے سے باز نہیں رکھ پایا۔ "جانتا تھا تو اتنا شاکڈ کیوں ہے؟" ریان کی بات سن کر عباد بدمزہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"آئندہ نہیں کروں گا تیری تعریف، دفع ہو جا۔"عباد آنکھیں گھماتے ہوئے بولتا رخ موڑ گیا۔ایک دم ریان کا قہقہہ گونجا،اس نے نا سمجھی سے ریان کو دیکھا۔

"روٹھی ہوئی محبوبہ والی وائبز آرہی ہیں تجھ سے"۔

"ہاں تجھے تو بڑا پتا ہے کے روٹھی ہوئی محبوبہ کی کیا وائبز ہوتی ہیں۔"عباد دانت پے دانت جمائے بولا۔ریان نے جوابی وار کا ارادہ ترک کرتے ہوئے کندھے اچکا دیے۔

"ڈیڈ کی اتنی مسڈ کالز۔"اپنی پینٹ کی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے اس کی نظر نوٹیفیکیشنز پر گئی جہاں "ڈیڈ" کے نام سے پندرہ کالز آئی ہوئی تھیں۔ریان کی نظر ٹائم پر گئی تو اس نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

www.novelsclubb.com

"ساڑھے پانچ کیسے بج گئے اتنی جلدی یار؟"کوفت سے آنکھیں میچتے اس نے بڑبڑایا۔

"تین راؤنڈز کی ریس تھی،ایک آدھ گھنٹا تو لگنا ہی تھا،اس میں کونسی بڑی بات ہے؟" عباد اس کی بڑبڑاہٹ سنتے ہوئے بولا۔ریان نے نفی میں سر ہلایا۔

"کچھ نہیں، یہاں سے گھر پہنچنے میں ہی چھ بج جائیں گے،اسی لیے میں ابھی بائیک لے کر جارہاں ہوں گاڑی ڈرائیور لے آئے گا۔" وہ موبائل جیب میں واپس رکھتے ہوئے بولا تو عباد نے سر ہلایا۔

"اوکے اوکے تم جاؤ۔" ریان اپنا ہیلمٹ دوبارہ پہنتے بائیک پر بیٹھ گیا۔ابھی اس نے بائیک سٹارٹ کی ہی تھی کے اس کی نظر سامنے کسی کے سہارے جاتے ہوئے ہارس پر گئی جس کے بائیک سے گرنے کے باعث پاؤں میں چوٹ آئی تھی۔ریان کے لب ایک جانب پھیلے اس نے واقعی ہارس کو جواب دینے کا موقع نہیں دیا تھا۔وہ سر جھٹک کر بائیک کو زناٹے سے آگے لے گیا۔

www.novelsclubb.com

....

"اتنا برا فلیور ہے اس آئسکریم کا۔" سیرینا نے گندا سا منہ بنا کر چمچ واپس کپ میں رکھتے کپ عمار کے جانب بڑھایا۔عمار نے بڑے ہی کوئی ضبط سے گہری سانس لی اور اس کے ہاتھ سے کپ لیا،زرا سا چکھا اور پھر اسے گھورا۔

"رینا ٹھیک تو ہے، کیوں ڈرامے کر رہی ہو"؟

"برا ہے یہ فلیور، مجھے چاکلیٹ والا فلیور لا دو پلیز۔" عمار کے غصہ سے دہکتے چہرے کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے چوتھی بار فلیور چینج کرنے کا کہا تھا۔ عمار بغیر کوئی جواب دیے اسے گھورے جا رہا تھا۔

"جاؤ بھی جلدی کرو، پھر ہمیں ڈنر پر بھی پہنچنا ہے۔" عمار گاڑی سے نکل کر دروازے کو زور سے بند کرتے ہوئے چلا گیا۔ سیرینا ایک نظر دروازے کو دیکھ کر کندھے اچکا گئی اور ونڈ اسکرین سے باہر دیکھنے لگی جب اس کی نظر فرنٹ مرر پر گئی اسے ایسا لگا جیسے ایک دم کوئی گاڑی کے پیچھے گیا ہو۔ وہ نا چاہتے ہوئے بھی گاڑی سے باہر آئی اور پیچھے آ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

"رینا!" اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا نام پکارا گیا، سیرینا نے ایک جھٹکے سے اس ہاتھ کو پکڑا اور پلٹتے ساتھ اس شخص کے ہاتھ کو اس کی پشت پے لگا کر جھٹکا دیا وہ شخص کراہا، سیرینا نے ایک دم اسے چھوڑا۔

www.novelsclubb.com

"ب۔۔۔بھائی؟ ڈرادیا تم نے مجھے۔" وہ گہری سانس لیتے ہوئے بالوں کو پیچھے کی طرف جھٹکتے ہوئے بولی تھی۔ عمار اپنی ہاتھ کی مٹھی کو بند کھول کر کے آنکھیں میچ گیا۔

"وہ دن ایک منحوس دن تھا جس دن میں نے تمہیں سیلف ڈیفنس سیکھنے کا کہا تھا۔" عمار دانت پر دانت جمائے اتنے غصہ سے بولا کے سیرینا کا قہقہہ کنٹرول نہیں ہو سکا وہ گردن پیچھے کو پھینکے بے فکری سے کھلکھلا کر ہنس دی۔

"لو پکڑو اپنی آئسکریم اور شرافت سے چلو ڈنر پر۔" عمار اس کی طرف کپ بڑھاتے ہوئے غصہ سے بولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا، سیرینا بھی پیسنجر سیٹ پر آکر جلدی سے بیٹھ گئی۔

"کہاں جارہے ہیں ہم؟" آئسکریم کھاتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"علی انکل کے گھر اور کہاں"۔

"ویٹ، مجھے اپنا ڈریس چینج کرنا ہے"۔

"کیوں؟ ٹھیک تو ہے ڈریس"۔

"نہیں ڈنر کے حساب سے اٹس نوٹ واٹ آئی لائیک، آئی وانٹ ٹو ویر ایسٹرن۔" اس نے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔ عمار نے اسے ایک نظر دیکھا پھر گاڑی گھر کے راستے موڑ دی۔

"تم بہت خوار کرتی ہو سیرینا، میں تو تمہارے ہونے والے شوہر کے لیے دعا کرتا ہوں کے اللہ اسے صبر دے۔" اس کی بات سنتے ہوئے سیرینا ایک دم سنجیدہ ہوئی تھی جو عمار نے نوٹ کر لیا تھا۔

"رینا! پورے تین سال گزر چکے ہیں اس بات کو، بھول جاؤ اب۔ دوبارہ کچھ ایسا نہیں ہو گا، میں کبھی ہونے ہی نہیں دوں گا اور ویسے بھی شادی کا کیا تعلق ہے اس قصے سے"؟

"کچھ نہیں جلدی گاڑی چلاؤ، چھ تو ایسے ہی بج جائیں گے سپیڈ تیز کرو۔" اس نے سر جھٹکتے ہوئے بولا۔ عمار نے دوبارہ پوچھنا مناسب نہیں سمجھا، وہ نہیں چاہتا تھا اس کی بہن دوبارہ سے پچھلے ہوئے واقعے کو سوچے۔ باقی کا سفر خاموشی میں گزرا۔ گھر آیا تو سیرینا گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھ گئی، عمار بھی گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔

سیرینا کمرے کے اندر آتے ہی وارڈروب کی طرف آئی۔اپنا پرس اتارتے ہوئے کاؤچ پر رکھ کر وہ اپنی وارڈروب کو کھول کر اپنے ایسٹرن ڈریسز کو بند دماغی سے ادھر ادھر کرنے لگی۔ ذہن کہیں اور تھا، آنکھیں میچتے ہوئے اس نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی اور پھر ڈریسز کو دوبارہ دیکھنے لگی۔

"میرون والا بہت پیارا ہے، وہ پہن لو۔" عقب سے آتی عمار کی آواز پر اس نے چونک کے پیچھے دیکھا تو وہ ہاتھ سینے پر باندھے ایک کندھا دروازے سے ٹکائے کھڑا دکھائی دیا۔ سیرینا نے میرون ڈریس دیکھا جس پر سیاہ رنگ کے دھاگے سے گلے، دامن، آستینوں اور پاجامے کے پائنچوں پر بہت خوب صورت کڑھائی ہوئی تھی، اس پرنیٹ کا ہی میرون رنگ کا دوپٹہ تھا۔اس نے بغیر وقت ضائع کیے وہی سوٹ نکال لیا۔ابھی وہ باتھ روم کے اندر جانے لگی تھی جب عمار نے اسے دوبارہ پکارا۔

www.novelsclubb.com

"رینا! مجھے بتاؤ میں چینج کروں یا یہی سہی ہے؟" سیرینا نے ایک نظر اس کے کپڑوں کو دیکھا جو اس وقت سیاہ فل سلیوز کی سویٹ شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس دکھائی دیا، بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جنہیں اس نے ہاتھ سے پیچھے کیا، وہ اچھا لگ رہا تھا۔

"نہیں یہ کپڑے اچھے لگ رہے ہیں۔ تم میرا انتظار کرو میں بس ابھی آتی ہوں۔" وہ کہہ کر چینج کرنے چلی گئی تو عمار بھی باہر کی جانب چلا گیا۔ لاؤنج میں آکر صوفے پر وہ بیٹھا تھا جب اس کا موبائل بجا، ریاض صاحب کی کال تھی۔

"ہیلو ڈیڈ!۔۔۔۔جی جی بس پہنچ رہے ہیں دس پندرہ منٹ میں۔۔۔۔جی اوکے، خدا حافظ۔" اس نے کال کٹ کر کے ٹائم دیکھا چھ بج چکے تھے ل۔ وہ سیرینا کا انتظار کرتے ہوئے ریلز اسکرول کرنے لگا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ سیڑھیوں سے اترتی ہوئی نظر آئی۔ وہی میرون کپڑوں پر سیاہ ہیل پہنے، صبح کے کیے ہوئے میک اپ کو ہلکا سا ٹچ اپ دیے، سیاہ لمبے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ تیار نظر آئی۔

"چلیں؟" عمار سر ہلاتے ہوئے اٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں جلدی چلو، ڈید کی کال آئی تھی کہہ رہے تھے جلدی پہنچو، اتنا لیٹ کر دیا ہے میں نے۔انہیں یہ نہیں بتایا کے ان کی لاڈلی بیٹی کو کپڑے چینج کرنے کا بھوت سوار ہو گیا تھا۔" وہ کار کی جانب بڑھتے ہوئے مسلسل بول رہا تھا سیرینا نے بس آنکھیں گھمانے پر اکتفا کیا۔پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد عمار 'شاہ ہاؤس' کے اندر گاڑی روکتا ہوا دکھائی دیا۔شاہ ہاؤس بھی خان ہاؤس کی طرح وسیع و عریض تھا جو گھر کم محل زیادہ لگتا تھا۔وہ دونوں گاڑی سے اترے اور اندر کی جانب بڑھنے لگے جب سیرینا کا موبائل بجا تو وہ عمار کو اندر جانے کا کہتی خود کال اٹینڈ کر کے بات کرنے لگی۔کچھ منٹس ہی گزرے ہوں گے جب شاہ ہاؤس میں ایک بائیک داخل ہوئی۔

ریان بائیک کو روک کر اترا اور اپنا ہیلمٹ اتار کر بال ماتھے سے پیچھے کیے جب اس کی نظر دشمنِ جاں پر پڑی اور ہر چیز سلو موشن ہی تو ہو گئی۔

وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔بغیر پلک جھپکائے۔۔۔سیرینا کے بالوں کی کچھ لٹیں اڑ کر اس کے چہرے پر آئیں جنہیں اس نے نہایت نرمی سے کان کے پیچھے اڑسا اور کسی کی نظر کا ارتکاز محسوس کر کے پلٹی اور وہیں سارے سلو موشن کا بیڑا غرق ہوا۔سب نارمل ہوا، ریان جیسے کسی

www.novelsclubb.com

ٹرانس سے نکلا اور سر جھٹکتے ہوئے سیرینا کے جانب قدم بڑھائے، سیرینا کال کٹ کر کے اندر کے جانب بڑھنے لگی۔

"رکو۔" ریان اس کے جانب بڑھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔ سیرینا نے کوفت سے آنکھیں میچیں، کھولیں، رکی، پھر پلٹی۔

"کیا مسئلہ ہے"؟

۔"مسئلہ تو تم ہو"

"ہاں، ایسا مسئلہ جو تم کبھی افورڈ نہیں کر سکتے"۔

"افورڈ تو میں کر سکتا ہوں لیکن فلحال میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔" ریان عادتاً تھوڑا اس کی جانب جھک کر دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"کیوں؟" سیرینا نے ماتھے پر بل ڈالے بے اختیار پوچھا۔ پھر خود ہی احساس ہوتے اندر ہی اندر خود کو ملامت کیا۔

"کیوں کہ مجھے کوئی بلا اپنے سر پر منڈلاتی نہیں چاہیے۔" اس نے مسکراہٹ ضبط کیے سنجیدگی سے کہا۔ سیرینا نے اسے غصے سے گھورا، اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ریان سیدھا ہوتے اندر کی جانب قدم بڑھانے لگا۔ غصہ ضبط کرتی سیرینا بھی اس کے پیچھے چل دی۔ اب اسے تھوڑی پتا تھا کہاں جانا ہے۔ وہ دونوں ہی ڈرائنگ روم میں آ گئے تھے جہاں سب موجود تھے، سب کی نظر ان دونوں پر گئی۔

"اسلام علیکم !۔۔۔۔اسلام علیکم !" سیرینا علی صاحب اور عمارہ صاحبہ کو سلام کرتے ہوئے سامنے عمار کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی اور ریان نے ریاض صاحب اور زرینا صاحبہ کو سلام کیا۔

"میں فریش ہو کر تھوڑی دیر میں آپ لوگوں کو جوائن کرتا ہوں۔" ریان عمارہ صاحبہ کی جانب دیکھ کر بولا۔ اُنہوں نے محض سر کو جنبش دی تو وہ اوپر کی جانب بڑھ گیا۔

خان ہاؤس کا ڈرائنگ روم کافی بڑا اور عالیشان تھا۔ ڈرائنگ روم میں چار، دو سیٹر صوفہ سیٹ تھے، جو سفید اور گولڈن رنگ کے تھے۔ بیچوں بیچ ایک خوبصورت میز تھی جس پر ہمیشہ

www.novelsclubb.com

کی طرح نئی میگزینز اور ماحول کو مہکانے والی سینٹڈ کینڈلز سجی تھیں۔ڈرائنگ روم کا دروازہ ٹرانسپیرنٹ کانچ کا تھا جس کی وجہ سے لاؤنج کے اندر گھر میں اوپر کی طرف جاتی گول سیڑھیاں دکھ رہی تھیں، ساتھ لاؤنج میں رکھے صوفے اور اوپن کچن بھی واضح نظر آ رہا تھا۔ڈرائنگ روم میں اندر آتے ہی سامنے والی دیوار پر ایک آیت کا خوبصورت کیلیگرافی فریم لگا ہوا تھا۔ڈرائنگ روم کا رنگ ہلکا بادامی اور گرے کے امتزاج کا تھا۔

"سیرینا! کیسی ہو بیٹا؟"سیرینا جو بیزار بیٹھی ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی عمارہ صاحبہ کی آواز سن کر چونکی پھر سنبھل کر مسکرائی۔

"میں ٹھیک آنٹی، آپ کیسی ہیں"؟

"الحمدللہ میں بھی ٹھیک اور کیا مصروفیت ہے آپ کی آج کل"؟

"ابھی تو جو ڈیل ملی ہے اس پر فوکس ہے"۔

"اوہ ہاں بہت مبارک ہو بیٹا۔"عمارہ مسکراتے ہوئے بولیں، سیرینا مسکرا دی۔

"تھینکس"۔

www.novelsclubb.com

"میری طرف سے بھی بہت مبارک ہو بیٹا، اللہ تمھیں اور کامیاب کرے۔" علی صاحب جوان کی گفتگو سن رہے تھے انہوں نے بھی اسے مبارک باد دی، اس نے سر کو خم دیا۔

"ماشاءاللہ کتنی بڑی اور سمجھدار ہو گئی ہے تمہاری بیٹی ریاض۔" علی صاحب، ریاض صاحب کے جانب دیکھتے ہوئے اچانک بولے تو انہوں نے سر ہلایا۔

"میری بیٹی جو ہے۔" انہوں نے سیرینا کو محبت سے دیکھتے ہوئے کالر جھاڑتے بولے۔ عمار نے سیرینا کے کندھے پر کندھا مارتے ہوئے اسے اپنی جانب مائل کیا اور اس کے کان کے پاس جھک کر شریر مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"بڑی تعریفیں ہو رہی ہیں، یقیناً کوئی ماجرا ہے۔" سیرینا نے اسے گھورا اور کچھ بولنے کا ارادہ ترک کرتے اس کو کوہنی ماردی، عمار بلبلا اٹھا۔

"عمار! آپ نے تو اپنا بزنس سیٹ کر لیا ہے، اب شادی کا کیا ارادہ ہے؟" علی صاحب نے عمار کو مخاطب کیا، ان کا سوال سن کر سیرینا نے جتاتی نظروں سے اسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "اب دو نا جواب"۔

"شادی تو تب کرے جب اسے کوئی ملے ڈیڈ۔" اندر آتے ریان نے عمار کو دیکھتے بولا تو سب ہنس دیے سوائے سیرینا کے جس کے ریان کے آنے سے منہ کے زاویے بگڑ گئے تھے۔

ریان اب فریش دکھائی دے رہا تھا۔ ہلکے آسمانی رنگ کی ہاف آستین کی شرٹ پر سیاہ جینز پہنے وہ سیرینا کے عین سامنے رکھے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ گیا۔ گیلے بال ماتھے پر بکھرے تھے جنہیں اب وہ ہاتھ سے پیچھے کر کے سیٹ کر رہا تھا۔ زرمینا صاحبہ کی نظر اس پر تھی، جس کی نظریں نامحسوس انداز میں سیرینا پر تھیں۔

"عمار کو تو ملی ہوئی ہے، بس شادی کی دیر ہے۔ تم اپنا بتاؤ ریان، تمہارا شادی کا کیا ارادہ ہے؟" زرمینا صاحبہ نے تنگ کرنے والے انداز میں اس سے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی ملے تو ہم بھی کر لیں شادی۔" وہ اچھے موڈ میں لگ رہا تھا۔ بڑے ہی کوئی ہلکے پھلکے انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے اس نے کہا تھا۔ عمارہ صاحبہ کا حیرت کے مارے منہ کھل گیا۔

"اتنی جو تمھیں دکھائی تھیں ان میں سے نہیں ملی کوئی؟" انہوں نے خطرناک تیور لیے پوچھا تھا۔

"نہیں مام! آپ نے وہ نہیں دکھائی جو مجھے چاہیے تھی۔" عمارہ صاحبہ ویسے تو مسکرا رہی تھیں لیکن اندر وہ اس کے لیے کچھ سوچ چکی تھیں۔ اندر آ کے ملازمہ نے انہیں کچھ کہا تو وہ سر ہلا کر اٹھ گئیں۔

"چلیں سب کھانا کھا لیں پہلے، باتیں بعد میں ہوں گی۔" ان کے کہنے کے پر سب اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل کی جانب آ گئے۔ کھانا کھانے کے دوران ہلکی پھلکی باتیں ہوتی رہیں جس پر سیرینا کو جب مخاطب کیا جاتا تو وہ بس ہوں ہاں کر دیتی۔

سیرینا نے زہر مار کے چند لقمے لیے تھے اور بس کر دیا تھا۔ کھانے کے بعد عمارہ، زرمینا، سیرینا دوبارہ ڈرائنگ روم میں آ گئے تھے جب کے علی، ریاض، عمار اور ریان لاؤنج میں بیٹھے سیاست کے حوالے سے محو گفتگو تھے۔ ملازمہ ٹرالی گھسیٹے چائے لا کر ان تینوں کو سرو کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو یہ پتا ہی نہیں تھا کے ریاض صاحب اور آپ کی کوئی بیٹی بھی ہے ورنہ میں مل چکی ہوتی اب تک۔" ملازمہ کے جانے کے بعد عمارہ صاحبہ بولیں تو زرمینا صاحبہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"اصل میں یہ بھی بزنس کی فیلڈ میں آگئی اور مصروف ہو گئی اور ہم پہلے کبھی آمنے سامنے ملے بھی نہیں لیکن کیا ریان نے آپ سے ذکر نہیں کیا"؟

"نہیں ریان مجھ سے بزنس کے حوالے سے کوئی بات نہیں کرتا شاید اسی لیے مجھے نہیں پتا چلا۔ ویسے ماشاءاللہ بہت پیاری ہے آپ کی بیٹی۔" وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔ سیرینا اپنی تعریف پر جبراً مسکرادی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے سنا ہے آپ فیشن ڈیزائنر ہیں؟" عمارہ صاحبہ زرمینا صاحبہ سے پوچھ رہیں تھیں۔

"جی میں فیشن ڈیزائنر ہوں۔" اب دونوں خواتین آپس میں اپنی باتیں کر رہی تھی۔

سیرینا نے گہری سانس لیتے ہوئے اپنے موبائل میں ٹائم دیکھا دس بج چکے تھے۔۔۔

دس ؟! اتنی جلدی ؟ یہ وقت اتنی جلدی کیوں گزر جاتا ہے ؟ اس نے آنکھیں میچتے ہوئے سوچا پھر سر جھٹک کر واٹس ایپ کھولا اور عمار کو میسج ٹائپ کیا۔

"دس بج گئے ہیں، ان کو کسی طرح اٹھاو۔" اس نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔ لاؤنج میں بیٹھے عمار کا فون وائبریٹ ہوا تو اس نے ریان کو ایک سیکنڈ کہتے ہوئے فون اٹھایا اور میسج پڑھ کر سامنے نظر ڈالی۔ اندر ڈرائنگ روم میں بیٹھی سیرینا اسے ہی دیکھ رہی تھی، عمار کے دیکھنے پر اسے آنکھوں سے اشارہ کیا، عمار نے خود کی طرف اشارہ کرتے ہونٹ ہلائے۔ "میں کیسے ؟" کیونکہ ریان عمار کے ساتھ ہی بیٹھا تھا اور اسے بھی سیرینا صاف نظر آ رہی تھی تو اس نے دونوں کے اشارے دیکھ لیے تھے اسی لیے عمار کے جانب جھکتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کوئی مسئلہ ہے ؟" عمار نے اس کی بات سن کر نفی میں سر ہلایا لیکن ریان سر ہلا کر سمجھنے والے انداز میں بولا۔

" یقیناً سیرینا یہاں سے چلنے کا کہہ رہی ہو گی ؟" عمار نے بس ریان کو دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہی میں سوچوں یہ محترمہ اتنی دیر سے یہاں بیٹھی ہیں اب تک کچھ کہا کیوں نہیں۔"

ریان اب کے سیدھا بیٹھ کر بازوؤں کو صوفے کے سرے پر پھیلائے سیرینا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

وہاں سیرینا دوبارہ اپنے موبائل پر جھکی اور یہاں عمار نے کہا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے، اسے کام تھا کچھ اسی لیے جانے کا کہہ رہی ہو گی۔" اس نے سرسری سے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں اسے، تمہیں جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔" ریان نے بھی ہلکے پھلکے انداز میں کہا جب عمار کا موبائل دوبارہ وائبریٹ ہوا۔

"اس ریان کو چھوڑو جو میں نے کہا ہے وہ کرو، میں نہیں بیٹھ سکتی مزید یہاں۔" سیرینا کا دوسرا میسج پڑھ کر اب اس نے ٹائپ کیا۔

"میں کیسے اٹھاؤں انہیں؟ ڈیڈ کی یہاں سیاست کی باتیں شروع ہو گئی ہیں اور انہیں اب اٹھانا بہت مشکل ہے۔" اس نے میسج بھیجا سیرینا نے میسج پڑھ کر غصے سے اسے گھورا اور پھر کچھ ٹائپ کر کے اسے بھیجا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتا میں تم لوگوں کے کہنے پر یہاں آئی تھی اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اتنی دیر بیٹھی رہوں گی، انہیں اٹھاؤ ورنہ میں خود چلی جاؤں گی۔" اس کا میسج پڑھ کر عمار نے گہری سانس لی۔

"ڈیڈ چلیں کیا؟ کافی دیر ہو گئی ہے۔ مجھے کچھ کام بھی ہے۔" عمار نے ریاض صاحب سے کہا تو انہوں نے دیوار میں لگی گھڑی کی جانب نظر گھمائی، ٹائم واقع زیادہ ہو گیا تھا۔

"اوہ ساڑھے دس بج گئے ہیں، ہمیں اب چلنا چاہیے۔" وہ چائے کا خالی کپ پرچ میں رکھتے ہوئے اٹھے تو باقی تینوں نفوس بھی اٹھ گئے۔ عمار نے سیرینا کو اٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بھی سکھ کا سانس لیتے ہوئے عمارہ اور زرمینا کو اٹھنے کا کہہ کر خود بھی اٹھ کر ان دونوں کے ساتھ باہر آ گئی۔

"بہت اچھا لگا تم سے مل کر، اتنے دنوں بعد بیٹھ کر بات کی ہے وقت کا پتا ہی نہیں چلا۔ اب اگلی بار ہماری طرف تم نے لازمی آنا ہے۔" ریاض صاحب، علی صاحب سے گلے ملتے

www.novelsclubb.com

ہوئے بولے۔ علی صاحب نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔ وہ لوگ سب سے مل کر واپسی جیسے آئے تھے ویسے ہی روانہ ہو گئے۔

سیرینا اپنی ہیل اتارے پاؤں سیٹ کے اوپر کیے سکون سے پشت سیٹ سے لگائے بیٹھی تھی جب خاموشی کو توڑتے ہوئے عمار نے خفگی سے اسے مخاطب کیا۔

"تمھیں پتا ہے ریان کو پتا چل گیا تھا کے تم جانے کا کہہ رہی ہو گی، اتنی شرمندگی ہوئی مجھے۔" سیرینا نے اس کی بات سن کر برا سا منہ بنایا۔

"اس میں شرمندگی کی کیا بات ہے؟ اور اگر ہے بھی تو اس کو سوچنا چاہیے تھا کے دوسرا شرمندہ بھی ہو سکتا ہے منہ پھٹ انداز میں بولنا ضروری تھا؟" وہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولی عمار نے بس نفی میں سر ہلایا۔

"تم سے بحث کرنا دیوار سے سر مارنے کے مترادف ہے"۔

"تو نہیں کیا کرو۔" عمار سر ہوا میں مارتے ہوئے خاموشی سے گاڑی چلانے لگا۔

سیرینا اس وقت چڑچڑی ہو رہی تھی۔ بہتر تھا اس کے ساتھ کوئی بحث نا کی جائے۔

•••••••••••••••••

اگلا پورا ہفتہ مصروف گزرا تھا۔ سیرینا پر ڈیل ملنے کے بعد سے کام کا لوڈ مزید بڑھ گیا تھا۔ صبح آفس جاتی تو واپسی رات کو ہی ہوتی۔ اس دوران اس کاریان سے بھی کوئی آمنا سامنا نہیں ہوا تھا۔ عمار بھی اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ ہر کسی کی زندگی ویسے ہی گزر رہی تھی جیسے پہلے گزر رہی تھی بس فرق یہ تھا کہ مصروفیت ہی مصروفیت تھی۔

آج اتوار تھا تو سب گھر پر ہی موجود ابھی بریک فاسٹ کر کے فارغ ہوئے تھے۔ سیرینا لاؤنج کے صوفے پر پاؤں اوپر کیے بیٹھی گود میں رکھے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہی تھی۔ سیاہ سادہ سی فل سلیوز کی شرٹ پر سیاہ ٹراؤزر پہنے بال ہاف کیچر میں باندھے وہ گھر کے سادہ سے حلیے میں تھی۔ وقفے وقفے سے پرچ میں رکھے کافی کے کپ سے گھونٹ بھرتے وہ کام میں غرق دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی عمار اپنے لیپ ٹاپ میں کچھ کام کر رہا تھا اور سامنے والے صوفے پر ریاض اور زرمینا چائے پیتے ہوئے کوئی بات کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"رینا! عمار!۔۔۔۔۔بیٹا یہ لیپ ٹاپ رکھو ایک اہم بات کرنی ہے مجھے۔" ریاض صاحب نے ان دونوں کو مخاطب کیا تو ان دونوں کے ہاتھ رکے۔

"جی ڈیڈ بولیں، ہم سن رہے ہیں۔" عمار نے لیپ ٹاپ سائیڈ میں رکھتے ہوئے کہا تو ریاض صاحب گہری سانس لیتے بولنا شروع ہوئے۔

"رینا! خاص کر آپ تحمل سے پوری بات سنیں گی میری۔" بات کی سنجیدگی جانتے ہوئے سیرینا نے بھی اپنا لیپ ٹاپ سائیڈ میں رکھا اور پوری توجہ ریاض صاحب کی بات کی جانب کی۔

"جیسا کہ ہم لوگ ایک ہفتہ پہلے علی کے گھر گئے تھے۔اس کے کچھ دنوں بعد زرمینا کو عمارہ بہن کی کال آئی تھی آپ کے حوالے سے سیرینا۔" ان کی پوری بات سن کر سیرینا کا دل بند ہو کر دھڑکا تھا۔اس کے حوالے سے کا کیا مطلب؟ مطلب کے۔۔۔۔۔ نہیں۔ وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتی بولی۔

"کیا مطلب میرے حوالے سے ڈیڈ"؟

"مطلب یہ کے وہ چاہتے ہیں کہ تم ان کی بہو بن جاؤ۔انہیں تم پسند آگئی ہو۔" زرمینا صاحبہ نے اس کے سر پر بم پھوڑا، وہ تو جیسے سکتے میں چلی گئی۔ایک دم ہر طرف سناٹا ہو گیا۔پہلے حیرت ہوئی پھر شاک ہوا پھر غصہ آیا۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھی۔

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ یہ کیسا مزاق ہے؟ ہم وہاں صرف اس لیے گئے تھے کیونکہ وہ ڈنر مجھے ڈیل ملنے کی خوشی میں رکھا گیا تھا۔یہ پسند، بہو، شادی یہ سب بیچ میں کب آگیا؟" وہ غصے کے مارے اونچی آواز میں بول رہی تھی۔

"بیٹے علی میرا دوست ہے اور کافی دفعہ مجھ سے ڈھکے چھپے لفظوں میں یہ بات کر بھی چکا ہے۔ریان کو میں جب وہ پیدا ہوا تھا تب سے جانتا ہوں۔میں اور تمہاری والدہ بھی یہی چاہتی ہیں کہ تمہاری شادی"۔۔۔

"واٹ ڈو یو مین ڈیڈ؟ آپ مجھے فورس کریں گے اب؟ مجھے کب اور کس سے شادی کرنی ہے یہ میں ڈیسائیڈ کروں گی اور کوئی نہیں"۔

"رینا تم آہستہ بولو۔مام ! ڈیڈ !۔۔۔۔یہ اچانک شادی کہاں سے بیچ میں آگئی۔آپ دونوں جانتے تو ہیں کہ ریان اور رینا کا کوئی میچ نہیں ہے اور سیرینا۔۔۔۔بجائے بحث کرنے کے تم آرام سے بات کر سکتی ہو، یہ مت بھولو کے مام ڈیڈ سے بات کر رہی ہو تم !" عمار نے رعب اور سنجیدگی سے کہا۔ سیرینا نے گہری سانس لے کر اپنے غصے کو کنٹرول کرنا چاہا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی جائے اور اس ریان کو جان سے مار کے آجائے۔

"عمار ! ہماری جگہ خود کو رکھ کر سوچو، ہم صرف یہ چاہتے ہیں کے ہماری جان سے پیاری بیٹی کا رشتہ ان میں ہو جن کو ہم جانتے ہوں، اگر سیرینا اپنی بے جا نفرت کو سائیڈ پر رکھ کر سوچے تو ریان میں کوئی برائی نظر نہیں آئے گی۔ ہم اپنی بیٹی کو کبھی فورس نہیں کریں گے لیکن ایک ریکوئسٹ ضرور کریں گے کہ سیرینا اپنی ریان کے خلاف نفرت کو ایک طرف رکھ کر سوچے، پھر جو فیصلہ اس کا ہو گا وہی آخری ہو گا۔" ریاض صاحب جب بولے تو ان کے لہجے میں کافی ٹھہراؤ تھا لیکن آنکھوں میں ایک عجیب سی اداسی آئی تھی، جیسے وہ کسی بات سے ہرٹ ہوئے ہوں یا انہیں کوئی بات بری لگی ہو۔ سیرینا اور عمار دونوں نے یہ نوٹ کیا تھا لیکن سیرینا نے نظریں چُرا لیں۔ ریاض صاحب کہہ کر رکے نہیں تھے بلکہ اپنے کمرے کے جانب بڑھ گئے

تھے، زرمینا صاحبہ بھی ان کے پیچھے چلی گئیں۔ان دونوں کے جانے کے بعد لاؤنج میں ایک ہولناک ساسناٹا تھا، ایسا کہ اگر کوئی سوئی بھی گرے تو آواز فضا میں ارتعاش پیدا کرے۔

"میں کیا کروں بھائی؟ یہ غلط ہے۔" وہ اچانک روتے ہوئے بولی جس کا مطلب تھا وہ بے بس ہوئی ہے۔عمار نے ایک نظر سیرینا کو دیکھا پھر گہری سانس لیکر اس کو اپنے قریب کرتے ہوئے اپنے سینے سے لگایا اور اس کو تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"جو تمھیں ٹھیک لگے وہی کرو۔ ہم میں سے کوئی تمھیں فورس نہیں کرے گا لیکن میں اپنی رائے ضرور دوں گا۔ جہاں تک ریان کو میں جانتا ہوں وہ تمہارے لیے بلکل پرفیکٹ ہے۔ ایک بھائی یا ماں باپ کبھی یہ نہیں چاہیں گے کے اس کی بہن یا ان کی بیٹی کی کسی بھی ایرے غیرے میں شادی کر دی جائے۔اسی لیے ڈیڈ یہ چاہتے ہیں کے تمہاری شادی ریان سے ہو لیکن انہوں نے تم پر اپنا فیصلہ تھوپا نہیں ہے، جو تمھیں بہتر لگے وہی کرو۔" عمار نے بات ختم کر کے اسے خود سے الگ کیا اور اس کا آنسوؤں سے تر منہ اپنی ہڈی کی آستین کی مدد سے نرمی سے صاف

کیا اور پھر اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر سیڑیاں چڑھتے ہوئے اوپر کی جانب بڑھ گیا۔ سیرینا بھی اپنی چیزیں چھوڑ چھاڑ اوپر اپنے کمرے کے جانب بڑھ گئی۔ اسے اب ماہا کے پاس جانا تھا۔

....

وہ اس وقت اپنے گھر میں بنے اسٹڈی میں بیٹھا رولنگ چیئر کو گھماتے ہوئے کسی سوچ میں گم تھا۔ گرے ہاف آستین کی شرٹ پر سیاہ ٹراؤزر پہنے وہ اس وقت گھر کے آرام دہ کپڑوں میں ملبوس تھا۔ یہ ہفتہ ریان کے لیے بھی کافی مصروف گزرا تھا۔ ریان کی مسٹر ولیم سے اگلے دن ہی آنلائن وڈیو کال پر بات ہوئی۔ ان کا کیا کہنا تھا وہ اس دن پیچھے چل کر دیکھتے ہیں۔

ریان اپنے آفس کے کمرے میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر نظر آتے تیس سال کے ایشین نین نقش کے حامل مسٹر ولیم کو غور سے سن رہا تھا۔

"ریان! آئم ریئلی سوری!۔۔۔ میرے چھوٹے بیٹے کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی، میری وائف یہاں ملازمین کے ساتھ اکیلی تھی اسی لیے مجھے یہاں آنا پڑا۔ اس ڈیل کو میرے اسسٹنٹ کی وجہ سے ختم کرنے کا نہ تمھیں کوئی فائدہ ہوگا نہ مجھے۔ اس اسسٹنٹ کو میں کب کا

فارغ کر چکا ہوں۔ میں نہیں چاہتا تم اس کی وجہ سے کوئی غلط قدم اٹھاؤ اور یہ سب میں اسی لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے بزنس کی برانچ لندن سے شروع کرو۔" انگریزی میں فر فر بولتے انہوں نے بغیر رکے ساری بات کر دی۔ ریان نے گہری سانس لیتے ہوئے بولنا شروع کیا۔

"امید ہے اب آپ کا بیٹا ٹھیک ہو گا۔ میں آپ کی سن چکا ہوں اور سمجھ بھی چکا ہوں۔ آپ کا لندن جانا کیوں ضروری ہوا میرا اس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ مجھے صرف اس بات پر غصہ تھا کے آپ کا اسسٹنٹ نہایت غیر پروفیشنل تھا۔ آپ نے اپنے اسسٹنٹ کو نکال دیا بہت اچھا کیا کیونکہ میری اگلی بات یہی ہونی تھی۔ کوشش کیجیے گا دوبارہ یہ غلطی نہیں ہو۔ اگلی میٹنگ ہماری لندن میں ہو گی کیونکہ میری اگلی بزنس ٹرپ لندن کی ہے۔" سنجیدگی سے انگریزی میں اپنی بات مکمل کر کے اب وہ اپنی ٹیبل پر رکھے سیاہ مگ کو اٹھائے کافی کا گھونٹ بھر رہا تھا۔ مسٹر ولیم اب خاصا پرسکون دکھائی دے رہے تھے اور اگلی میٹنگ کے حوالے سے چند باتیں کر رہے تھے۔

اب اسٹڈی میں واپس آؤ تو ریان سوچوں کو جھٹکتے چیئر سے اٹھا اور باہر نکل آیا۔ دور سے ہی اسے لاؤنج میں بیٹھے عمارہ صاحبہ اور علی صاحب دکھ گئے تھے۔ وہ اسی طرف آگیا اور سنگل صوفے پر بیٹھ کر اپنی کنپٹی سہلانے لگا۔ اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔

"میرے لیے ایک کپ گرم چائے لا دو۔" عمارہ اور علی کے سامنے سے ٹرے اٹھاتی ملازمہ کو دیکھ اس نے اپنے لیے چائے منگوالی اور پھر اپنے والدین کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے اور خاصا سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔

"کچھ کہنا ہے؟" اس نے بھنویں اچکائے انہیں دیکھا۔

"ہاں! یہی کہ ہمیں اپنی ہونے والی بہو مل گئی ہے۔" عمارہ صاحبہ نے اسے سنجیدگی سے بتایا۔

"اچھا اور وہ کون ہے؟" اس نے بھنویں اچکاتے ہوئے ماتھے پر آئے سیاہ بالوں کو دونوں ہاتھوں سے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے دوست ریاض کی بیٹی سیرینا۔" علی صاحب نے سکون سے بولتے اسے بے سکون کر دیا، وہ فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"نو وے۔" سر کو دائیں بائیں ہلاتے اس نے بے اختیار بولا تھا۔ عمارہ صاحبہ خاموشی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔

"تم اسے بہت اچھے سے جانتے ہو۔ میرا نہیں خیال کہ تمھیں کوئی اعتراض ہونا چاہیے۔" عمارہ صاحبہ نے کہا جس پر ریان کی نظران پر گئی۔

"ویٹ۔۔۔ کیا سب کچھ ڈیسائڈ کر لیا ہے آپ لوگوں نے"؟

"ہاں بالکل! سب ڈیسائڈ ہو چکا ہے۔ میں نے تو زرمینا کو بتا بھی دیا ہے کے ہم اگلے ہفتے پروپر رشتہ لینے آرہے ہیں"۔

"میں نہیں کر سکتا، بتایا تو تھا آپ لوگوں کو۔ میرے پاس شادی کرنے کا فضول ٹائم نہیں ہے۔" ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتا وہ اٹھنے والا تھا لیکن عمارہ صاحبہ کی بات سن کر رک گیا۔

"میں مزید انتظار نہیں کر سکتی یا تو تم سیرینا سے شادی کرو گے یا اپنی پسند کی کوئی بھی لڑکی مجھے بتادو لیکن تمھاری شادی مجھے اسی سال کرنی ہے۔" انہوں نے تو جیسے اپنا حتمی فیصلہ سنادیا تھا اور اٹھ کے جانے لگی تھیں جب ریان نے غصے سے چڑ کر انہیں پکارا۔

"ٹھیک ہے مام، کرلیں جو کرنا ہے لیکن میری ایک شرط ہے۔" عمارہ صاحبہ کے قدم رکے انہوں نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر چلتی ہوئی تھوڑا قریب آئیں۔

"کیسی شرط"؟

"یہی کے اگر وہاں سے ان لوگوں نے انکار کر دیا تو آپ دونوں میں سے مجھے کوئی بھی تب تک شادی کرنے کا نہیں بولے گا جب تک میں خود نہ بولوں۔۔۔ڈیل؟" وہ اپنے ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر چلتا ہوا ان کے سامنے آیا اور سنجیدگی سے بولتے ہوئے ایک ہاتھ ان کے جانب بڑھایا۔

"ڈیل۔" انہوں نے ہاتھ آگے بڑھا کر مصافحہ کیا تو ریان آگے بڑھ گیا، ساتھ ملازمہ کو آواز لگائی "میری چائے روم میں بھجوادو"۔

وہ جانتا تھا سیرینا کبھی بھی راضی نہیں ہو گی، وہ پر سکون تھا۔ عمارہ صاحبہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی تھیں۔

....

"میرا تو دماغ خراب ہو گیا ہے۔ یہ کیسی مصیبت میرے سر پر آ گئی ہے؟ مجھے تو سمجھ ہی نہیں آ رہا میں کروں کیا۔ ایک طرف وہ تینوں مجھے کہہ رہے ہیں تمھارا جو فیصلہ ہو گا وہ ہمیں منظور ہے دوسری طرف مجھے اس کی اچھائیاں گنوا رہے ہیں۔ مجھے وہاں جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔ صرف وہاں جانے کی وجہ سے جو ٹاپک اتنے عرصے سے بند تھا وہ واپس کھل گیا ہے۔ میں بتا رہی ہوں ماہا میں اس کو جان سے مار دوں گی لیکن اس سے شادی نہیں کروں گی۔ میں نے کہہ۔۔۔۔۔۔" وہ ابھی مزید بول رہی تھی جب ماہا ایک دم چیخ کے اٹھی۔

"خدا کا واسطہ ہے چپ کر جاؤ، جب سے آئی ہو بولے جا رہی ہو، بولے جا رہی ہو۔ مجھے تو بولنے کا موقع دو۔ اچھی بھلی ٹھیک تھی میں۔ تمہاری وجہ سے ایک دن پاگل ہو جاؤ گی میں۔ اب مجھے تمہاری آواز آئی تو اسی روف ٹاپ سے نیچے پھینک دوں گی تمہیں۔" ماہا چیختے ہوئے بولتی

اس کے بلکل سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ سیرینا نے ریلنگ سے نیچے دیکھا وہ بہت اونچائی پر تھے۔ اس کی آنکھیں باہر آگئیں پھر سر جھٹک کر حلق تر کرتے چیئر پر دوبارہ بیٹھ گئی۔ اس نے سیرینا کو ایک ہوٹل میں ملنے کا بولا اور وہ دونوں اسی ہوٹل کے روف ٹاپ پر آگئے تھے جہاں اس وقت کوئی موجود نہیں تھا۔ سیرینا جب سے آئی تھی کسی مشین کی طرح پٹر پٹر بولے جا رہی تھی اور ماہا کا دماغ گھما گئی تھی۔ ماہا جب بھی بولنے کے لیے منہ کھولتی سیرینا کی ٹرین پھر چل پڑتی، تنگ آکر اس نے سیرینا کو چیخ کر چپ کروایا اور اب گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کرتے ہوئے اپنی چیئر پر بیٹھی۔

رینا! تم نے جتنا کچھ بولا ہے میں نے سن لیا ہے اور اب تم میری بات سنو۔ اگر اپنی اس نفرت کے لبادے کو اوڑھ کر سوچوں گی تو اس میں تمہیں وہ برائیاں بھی دکھیں گی جو اس میں نہیں ہیں۔ اگر تھوڑا میچیور ہو کے سوچو گی تو یہ رشتہ ہر لحاظ سے سہی لگے گا۔ مجھے نہیں سمجھ آتا تمھیں ریان سے کیوں نفرت ہے، میں بس اتنا جانتی ہوں کے تمھارے ڈیڈ مجھ سے بہت بار کہہ چکے ہیں کے میں تمہارے دل سے ریان کے خلاف نفرت ختم کروں، ابھی سے نہیں انہوں نے مجھے بہت پہلے کا کہا ہوا ہے۔ جب ہی میں ہمیشہ ریان کی سائیڈ لیتی تھی تاکہ تمھیں

اپنی اس نفرت کے علاوہ بھی کچھ نظر آئے لیکن رہی تم ڈھیٹ،اس سے مزید نفرت کرنے لگی۔"ماہانے اسے ہمیشہ کی طرح سمجھایا۔سیرینا غصے سے لال پیلی ہوتے ہوئے بولی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے،جب وہ میری ڈیلز لینے کی کوشش کرے گا،جب مجھے فضول میں تنگ کرے گا اور سب سے بڑھ کر جب وہ میرا کمپیٹیٹر ہو گا تو مجھے اس سے محبت ہو گی کیا"؟

"اچھا بہن معاف کر دو مجھے اور بس یہ بتاؤ شادی کرنی ہے یا نہیں کرنی؟ کیا چاہتی ہو تمہارے مام ڈیڈ اینڈ میں تھک ہار کر تمہاری شادی کسی سے بھی کر دیں۔ جس کو تم جانتی نہ ہو جو تمہارے معیار پر پورا نہ اترے۔بتاؤ یہیں چاہتی ہو نا"؟

"مام ڈیڈ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔یہ میری پرسنل لائف ہے،جیسا میں چاہوں گی ویسا ہی ہو گا۔"وہ پر اعتماد انداز میں سینے پر ہاتھ باندھے دور کھڑی بلڈنگز کو دیکھتے ہوئے بولی۔ماہانے کندھے اچکا دیے۔

"امید کرتی ہوں جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی ہو۔"سیرینا نے ماہا کی بات پر غور نہیں کیا تھا، اس کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا،وہ کسی سوچ میں گم ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

....

یہ ایک بنجر علاقے میں بنا ٹوٹا پھوٹا گھر تھا۔ جہاں کسی زی روح کا ہونا بھی حیران کن بات تھی۔ وہ اس وقت اسی گھر کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ صرف یہی کمرہ تھا جس کی حالت کچھ بہتر تھی۔ ایک لکڑی کی میز کے ساتھ ہی دو کرسیاں رکھی تھی۔ میز پر دو چائے کے خالی کپ رکھے تھے جنہیں دیکھ کے کوئی بھی یہ بتا سکتا تھا کے ان دو کپوں کو کسی نے بہت دنوں سے وہاں سے ہٹایا نہیں ہو گا۔

سیاہ رنگ کی پینٹ پر سفید شرٹ جس کے اوپر سیاہ گھٹنوں تک آتا کوٹ اور سیاہ جو گرز پہنے وہ اپنے بھاری قدم اٹھاتے ایک دیوار کے سامنے آکر کھڑا ہوا تھا۔

دیوار پر ایک ہی لڑکی کی بے شمار تصاویر چسپاں تھیں۔ کسی میں وہ مسکرا کر کسی سے بات کر رہی تھی، کسی میں وہ فون پر بات کر رہی تھی، کسی میں وہ گاڑی میں بیٹھی تھی، کسی میں شاپنگ کر رہی تھی، کسی میں ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی غرض اس کی ہر ایک لمحے کی تصاویر اس دیوار پر موجود تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس شخص کا چہرہ کیپ کی وجہ سے آدھا چھپا تھا اور آدھا سائے میں تھا۔اس کے سیاہ مائل لب مسکرا رہے تھے۔

جیب میں ہاتھ ڈال کر سگریٹ نکالتے اس نے دوسری جیب سے لائٹر نکالا۔اس سگریٹ کو جلا کر لبوں سے لگایا، گہرا کش بھرا، دھواں آزاد کیا۔

"تمہیں مجھ سے اب کوئی نہیں بچا پائے گا رینا۔" اپنی بھاری آواز میں بولتے اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا جس کی آواز پورے کمرے میں گونجی تھی۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: